

الحمد لله

طالباں کو جو کہ نفیس کتاب کہ سہا

# ہدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیۃ

جسمین

وس فرقون کاروستے

جو مانع راہ خدا ہیں اور مستند حدیثوں سے

بہت اعمال قلیحہ کی مذمتیں

اور روشنی عارفانہ باتوں سے سلیس زبان میں

سچے عقیدوں کی ہدایتیں

ہیں تالیف شریف

حضرت جامع الفضائل قاضی الزوائد جہ الحقائق سراج الدقیقین

## حضرت مولانا مولیٰ محمد علی خان صاحب

محمدی ختمی قاوری بکائی بریلوی تھوہ اللہ تعالیٰ الغفرانہ سکنا علی جناہ

بقرایش ابن المصنف

عالم اہل فضل کمال علامہ زمانہ فہامہ داران جناب مولیٰ احمد رضا خان صاحب سلسلہ سید القوی

طبع صحیفہ شہادۃ نور طبع موافق  
طبع صحیفہ شہادۃ نور طبع موافق



# فہرست کتاب مستطاب الیہ البریکہ شتملست برہدایت ذہن فرقت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳	فرقہ ۱ لنگوٹ بند فقیر مخالفان شیعہ	۱	فرقہ ۱ نے اپنی عقل کو امام
	فرقہ ۲ بے ریاضت و اجازت		بنایا اور مسئلہ تقدیر و مشاجرات
۱۹	صاحب سجادہ ہر مہتمم	۲	صحابہ وغیرہ ہامین پھوہ فسر کی
	فرقہ ۳ جو مسائل دینی کی تحقیق کلم		فرقہ ۳ غیر تقلیدین و عسبان
۲۶	نہیں کہتے اور ان کو عذر دیکھا جواب	۸	اجتمعا و
	پہلا عذر علما میں اختلاف ہے کہ کسی بات میں		فرقہ ۴ مدعی حقیقت ہو کر
۱۸	دوسرا عذر اس زمانہ میں عالم کون ہے		مسائل امام میں اسے ناقص کو
۳۰	تیسرا عذر علمائے عمل میں	۱۰	و منسل و تیا ہے۔
	فرقہ ۵ ہونما و سود خور و مالکان صوم		فرقہ ۵ جس مذہب کی جویات
	وجہ و زکوٰۃ وغیرہ باقر النور و مکرکبان معاصو	۱۰	اپنی عقل کو پسند آئے مانتا ہے
۳۲	اور سمیں اکثر گناہوں کی تفصیلی مذمت ہے		فرقہ ۶ علم کو منطق و فلسفہ میں
	فرقہ ۷ انفسانہ کہ با اعتبار جامعیت کم جابر	۱۱	منحصرا جانتا ہے۔



نورین و کمالین کا خالق و خالق علیہ السلام

جس نے دنیا اور دنیا علیہ و فصل کا نام کی رہنمائی کو سید کبریا از بندگان مولانا بافضل البشا  
عالم علوم منقول و مقول اقصا فروع و اصول مولوی محمد تقی علی خان جوہر میں کرخی یادگار و یادگار

۹۸  
عزیز الرحمن  
۶

خبر مالش عالم با عمل فاضل اجل با بر علوم صنی و جملی محقق خالق صورتی و منقوشی  
انتخاب دوران مولوی محمد تقی علی خان کبر مصنف مخبر اخبار تمام سید محمد جعفر حسین متبرک و مولانا کا

مختصر شان نزاع مانع مطبع صبح و صبح



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو الذی بعث فی الامیین رسولاً منهم تایو علیہم آیاتہ ویزکیہم وعلیم الکتاب والحکمۃ وان  
 کانوا من قبل نفی ضلال مبین پس از حمد و نعت واضح ہو کہ اس زمانہ پر آشوب دین ایک  
 عالم حدود شرع سے تجاوز اور اوسمین مدخلت بیجا کرتا ہے ہر جاہل کا عقیدہ جدا  
 اور عمل کا طریقہ نیا ہے خصوصاً دین فرعون نے عجب طرح کا فساد برپا کیا ہے لہذا  
 فقیر سرایا معصیت محمد نقی علی محمدی حنفی ربیومی عاملہ اللہ باطنہ الخفی الخفی  
 الوفی بنظر خیر خواہی و نصیحت برادران دینی یہ چند کلمات مسمانہ بہ ہدایتہ الہیہ الی  
 الشریعۃ الاحمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام و الختمہ اونکی خدمت میں گزارش کرتا ہوں  
 اگر پسند فرماوین عاجز کے حقین و عاصے خیر کرین اور جو ناگوار طبع ہو مغذور رکبمین  
 کہ باوجود قدرت ازالہ منکرات شرعیہ و احب اور سچوں و لحاظ خلق اخفا سے حق  
 سخت نامناسب سوا اسکے حق کو بظاہر تلخ ہو نفع سے خالی نہیں واللہ الموفق و المستعین  
 فرقہ اولی نے اپنی عقل ناقص کو امام بنایا ہے اور اپنے زعم فاسد میں عقل کل  
 بن بیٹھا ہے مسئلہ حیر و قدر اور مشاجرات صحابہ اور اونکی امثال میں دخل بیجا اور  
 آیات تشابہات و احکام غیر محقول المعنی اور خدا کی بار یک حکمتوں اور اسرار  
 میں جنکا سمجھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں فکر ہیو وہ کرتے ہیں اور جوابات سمجھتے ہیں



نہیں آئے اور اس سے صاف منکر ہو جاتے ہیں ہر خد عقل مدار تکلیف اور انسان  
 دیگر انواع حیوان میں ما بہ الامتیاز ہے مگر افراد انسانہ اور میں متفاوت عقل انبیاء  
 علیہم السلام عقل عوام سے بالمدرا تہ ازید و اکمل ہے بلکہ عوام میں بھی تفاوت  
 میں خصوصاً حجب اوسکی ساتھ علم و تجربہ بھی حاصل ہو ایسے شخص کی بات دوسرے سے  
 واجب التسلیم اور اوس کام میں دخل و بنا فضول سمجھتے ہیں لہذا طہیب کے کہنے پر  
 بلا دریافت مزاج و خاصیت دوا اور بدو ن تشخیص مرض سے تامل عمل کرتے ہیں سب طرح  
 نور نبوت کے حضور سر جھکا دین جو ارشاد ہو چوں و چرا سبحان لا وین اپنی عقل کو دخل  
 نہ دین اور جو نہ بتایا اوسکی فکر میں نہ پڑیں کہ نہ بتانا بھی حکمت ہے گو سمجھ میں نہ آوے  
 وہ حکیم مطلق ہے فضول و عبث گو اوسکے سرا پر وہ حکمت کے پاس گذر نہیں و ات  
 یعلم و اتحم لا تعلمون کس تصریح سے فرماتے ہیں ہم جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے  
 اسی جگہ سے کہتے ہیں لا اور سے آوہا علم ہی والکرا سخون فی العلم یقولون آمنا بہ  
 کل و عند ربنا و ما یدکر الا اولوالالباب یہ آیت صاف صریح خبر دیتی ہے کہ در  
 ایسی باتوں میں جو شرع نے نہ بتائیں خو ف نہیں کرتے اور انہیں اس حثیت سے  
 کہ مولیٰ کی باتیں ہیں جانتے ہیں اگرچہ عقل او کی حقیقت نہ دریافت کرے شیطان  
 نے حکم الہی میں دخل دیا کہ آدمی خاک اور مین آگ سے پیدا ہوا مجھے اوس کے  
 سامنے جھکنا زیب نہیں دیتا اوس حال کو پہونچا علیہا فرماتے ہیں احکام غیر عقل  
 المعنی میں کہ یہ حکمت نہ وہی کافی ہے کہ کون بندہ خالص ہمارا حکم اس نظر سے کہ  
 ہمارا حکم ہے مانتا ہے اور کون سرکش متمر و شیطان کی طرح چون و چرا کرتا ہے  
 جس نے عقل کو مدار شرع نہیں پایا کہ جس بات کو عقل اوسکی نہ پہونچے شک اور  
 تردد کو جگہ دے وہ بندہ عقل اور شیطان کا ساتھی ہے توحید و رسالت کے  
 دلائل دیکھے اور خدا و رسول پر یقین کامل حاصل کرے اور وقت کوئی شک  
 اور تردد نہ رہے گا اور جو کچھ پیغمبر نے مالک حقیقی کی طرف سے پہونچا یا ہے تردد  
 و تشویش قبول کرے گا جس عامی کا ایمان ناقص اور خدا و رسول پر یقین کامل

مکتبہ عربیہ اسلامیہ  
دارالعلوم اسلامیہ  
سبیلہ  
پیشوا  
نصرت  
مکتبہ



نہیں شیطان اوسے سادہ لوح اور احمق پاکر مسئلہ جبر و قدرت آیات متشابہات  
 و حقیقت روح و عدد و موکلان و فرخ و مشاجرات صحابہ و مسح سر و رمی خمار کے بید  
 اور اسی قسم کے احکام و اسرار کے خوض میں مبتلا کرتا ہے تا الحاد و زندقہ و جبر و  
 خروج و رفض و تشبیہ و تعطیل کی گہائی میں ہلاک کرے وہ نادان اوسکے دام  
 فریب میں آکر ان باتوں میں فکر بہودہ کرتا ہے تو یہ ہے جب کوئی صفت انسانی  
 سمجھ میں نہیں آتی کہتا ہے صانع کے کمال میں شک نہیں گو میں بدون اسکے  
 کہ مدت تک اوسکی شاگردی کروں اور شروع سے حسب قاعدہ سیکھوں حقیقت  
 اس صنعت کی کما بینگی نہیں دریافت کر سکتا اور اسرار شریعیہ کی نسبت اسقدر اعتقاد  
 بھی گوارا نہیں جو اسرار شریعت و حقائق طریقت علماء و مشائخ نے ہزار ریاضت  
 و تخلیہ کے بعد حاصل کیے باین عقل و دانش بلا محنت و مشقت سمجھا چاہتا ہے  
 اور اونکے ساتھ ایسے امور میں بھی کہ اولیاء سے امت و مجتہدین ملت کو دم  
 مارنے کی مجال نہیں دست اندازی کرتا ہے اگر شوق ادراک ہے علوم دین کے  
 تحصیل میں کوشش اور مجاہدہ و ریاضت میں سعی کر اوس سے بہت بیدار گشت  
 ہو جاوے گی اور جو قابل انکشاف نہیں اونکی نسبت بہ اعتقاد جم جاوے گا کہ یہ اسرار  
 میری سمجھ سے وراہین یہ کیا ضرور ہے کہ خدا کی سب بیدار اور اوسکے سب احکام  
 کے اسرار مجھے معلوم ہو جاوے بلکہ نہ معلوم ہونا ضرور ہے ورنہ علم الہی سے  
 ایک طرح کی مساوات لازم آوے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے حبیب القدر  
 پیغمبر افعال خضر اور اقوال چوہان کے حقیقت کو نہ پہونچے ہر کس و ناکس خدا کے  
 سب افعال و احکام کے بیدار کب سمجھ سکے جو میوہ حضرت مریم کو عطا ہوا کر با  
 علیہ السلام کے زبان تک فزاوے نہ پہونچا اور جو سر ابوالبشرع پر ظاہر ہوا  
 ملائکہ کرام باوجود شجر و نام اوس سے آگاہ نہ ہوئے آخر ہزار عجز و تصور فہم کا اعتراف  
 کیا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم البعیر اوسکی اونی مخلوق میں  
 اسقدر عجائبات و غرائب اور حکمتیں اور اسرار مودع ہیں کہ نفوس قدسیہ اور

و اما در بیان اسرار شریعیہ و طریقیہ و صوفیہ و سنیہ و جمہوریہ و ملکیہ و  
 و اما در بیان اسرار شریعیہ و طریقیہ و صوفیہ و سنیہ و جمہوریہ و ملکیہ و



عقول کاملہ کہ ظلمات مادیہ اور کدورات جسمانیہ سے منزہ ہیں اور ان سے قاصر  
 اور دانیان عالم اور عقلات جہان ان کے دریافت میں عاجز رہے  
 صنع نہان و آشکارا کہ کس راجز خموشی نیست بارانہ چو شبنم جسے نواضع  
 مخلوقات اور حق موجودات جانتا ہے بزبان حال کہتے ہی اسے غافل نقاش  
 ازل کے حکمت و صنعت عمیقہ دیکھ کہ مجھے ناچیز کو باوجود صغر جثہ ہاتھ پاؤں غائب  
 کیئے اور اس چھوٹے سر میں بہت غریب بنائے کسی میں فوت ذائقہ اور کسی میں  
 باصرہ رکھی اور جو چیزیں تحصیل غذا اور اکل و ہضم کے لئے درکار ہیں سب عنایت  
 فرمائی ہیں وہ ناک مجھے دی کہ دور سے ہر چیز کی بوسونگہ لیتی ہوں اور وہ قدرت  
 مجھے بخشی کہ جس جگہ تو کھانا رکھتا ہے پہونچ کر بفرانغ خاطر نوش کرتی ہوں تو  
 زراعت کرتا ہے میں کھاتی ہوں تو نفیس کھانے پکاتا ہے میں نوش فرماتی ہوں  
 تو تمام عالم کو اپنے لئے مخلوق جانتا ہے اور میں کہتی ہوں خدا نے تجھے مخلوق  
 بنے فطیر کو میری خدمت کے لئے پیدا کیا اس طرح ہر مخلوق اس کی صفت و ثناء کرتی ہے  
 اور کمال صنعت و حکمت کی گواہی دیتی ہے مگر سننے والا اور سمجھنے والا کھانہ وہ خود  
 فرماتا ہے و ان لمن شی الا لیج بجز ربہ و لکن لا تفقهون بیجہم ایک ہری لکڑی سے  
 آگ نکالتی ہے اور باوجود حرارت و بیوست طبعی اس سے خشک نہیں کر سکتی اور  
 باہر نکلنے کے بعد جلا دیتی ہے جذب مقناطیس و اسہال سقمونیہ کے سبب میں سب  
 عقلا حیران اور شمع و پروانہ و گل و بلبل کے سناٹے میں ایک عالم متغیر عقل کیا  
 چیز ہے کہ حکیم مطلق کی سب حکمتیں اور اس کے سب احکام کے بیدار کما فیغنی دریافت  
 کر سکے عقل کا کام ان احکام میں یہ ہے کہ کان لگا کر سننے کیا حکم آتا ہے اور  
 طریق تعمیل کیا ہے نہ یہ کہ کیوں حکم دیا اور اس میں کیا فائدہ ہے جو خوان نعمت  
 پاوے اور اس فکر میں پڑے یہ کھانا کس طرح اور کس جگہ اور کس برتن  
 میں پکایا تاکہ لوگ کھا جاویں اور وہ موزہ و کھیتارہ جاوے اس سے زیادہ  
 احمق کون ہے کہ زمین خریدیگا نہ می باید شدن بہ دست و ردیوانگی بایزرو

۲  
 ہدایہ البرہ  
 جلد اول



از خود عقل و در اندیش را ۱۰ بعد ازین و پوانہ خوانم خویش را ۱۱ اظہر اشیا اپنی  
 ذات و صفات ہیں اور علم او کا تصور ہی مگر حقیقت و ماہیت او کی عوام کو معلوم نہیں  
 ہوتی بلکہ اکابر علمائے ایران نے بھی بیدار عیان سیر سمجھی ۱۲ عیان نشد کہ چرا  
 آدم کجا بود ۱۳ و ریخ و درو کہ غافل ز کار خویشستم ۱۴ بعد از عقل پر اعتماد کرتا ہے  
 و سبکی حقیقت تھا کیا ہے جب وہ اپنی حقیقت نہیں جانتی خدا کی باریک حکمتیں کب  
 جانکی خواجہ ابوالقاسم فرماتے ہیں جو اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے جہل مرکب میں مبتلا  
 ہے کہ کچھ نہیں جانتا اور آپکو دانا سمجھتا ہے خصوصاً امروین میں اس سے حاکم تہران  
 اور جس امر شرعی کو عقل اپنی ادراک نہ کرے نہ ماننا حکم شاہی بدون منظوری اس کے  
 ادنیٰ تو کر کے رو کرنا ہے عقل کیا چیز ہے کہ حکم خدا اور رسول میں دخل دے ۱۵  
 مصطفیٰ اندر میان انگہ کسے گوید عقل ۱۶ آفتاب اندر جہان انگہ کسے جوید سما ۱۷  
 صوفیہ کرام فرماتے ہیں مراد عقل اول سے جسکی نسبت اول ما خلق اللہ عقل وارد  
 حقیقت محمدی اور روح مبارک اس جناب کے ہے کہ عالم قدس میں مری  
 ارواح نے اور جو ہر بدن سے متعلق ہو کر عبادت و ارشاد عالم میں مشغول ہوئے  
 پس عقول انسانہ اس عالم اور اس عالم میں اوسی ہے فیض حاصل کرتی  
 ہیں جیسے در سے آفتاب سے کہ جب وہ نکلتا ہے یہ حکمت ہیں اور ظاہر کہ عکس اصل  
 سے معارض نہیں ہوتا اسلئے ہزاروں عقلا نور نبوت کے معارضی سے عاجز آتی  
 و سب بن سنعہ کہتے ہیں مینے اکثر کتابوں میں لکھا دیکھا کہ عقل سارے جہان کی  
 عقل محمدی سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک دانہ ریت کا رگستان و نیاسر  
 اور جس طرح حکم الہی اور ارشاد نبوی میں چون و چرا ایجا ہے اس طرح بعض آیات  
 و احادیث پر اقتضار اور بعض سے مانع یہود کے جنگ حق میں آفتومنون بعض  
 الکتاب و مکفرون بعض وارد اعراض زرا مایخو لیا ہے کہ ایمان تصدیق جمیع  
 ماہارہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عند اللہ سے عبارت ہے پس صرف کریمہ و  
 ماکان اللہ لیتلیمہم و لکن کانوا انفسہم یظلمون پر نظر کر کے بندے کو خالق معال شہرانا

اظہر اشیا اپنی ذات و صفات ہیں اور علم او کا تصور ہی مگر حقیقت و ماہیت او کی عوام کو معلوم نہیں ہوتی بلکہ اکابر علمائے ایران نے بھی بیدار عیان سیر سمجھی ۱۲ عیان نشد کہ چرا آدم کجا بود ۱۳ و ریخ و درو کہ غافل ز کار خویشستم ۱۴ بعد از عقل پر اعتماد کرتا ہے و سبکی حقیقت تھا کیا ہے جب وہ اپنی حقیقت نہیں جانتی خدا کی باریک حکمتیں کب جانکی خواجہ ابوالقاسم فرماتے ہیں جو اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے جہل مرکب میں مبتلا ہے کہ کچھ نہیں جانتا اور آپکو دانا سمجھتا ہے خصوصاً امروین میں اس سے حاکم تہران اور جس امر شرعی کو عقل اپنی ادراک نہ کرے نہ ماننا حکم شاہی بدون منظوری اس کے ادنیٰ تو کر کے رو کرنا ہے عقل کیا چیز ہے کہ حکم خدا اور رسول میں دخل دے ۱۵ مصطفیٰ اندر میان انگہ کسے گوید عقل ۱۶ آفتاب اندر جہان انگہ کسے جوید سما ۱۷ صوفیہ کرام فرماتے ہیں مراد عقل اول سے جسکی نسبت اول ما خلق اللہ عقل وارد حقیقت محمدی اور روح مبارک اس جناب کے ہے کہ عالم قدس میں مری ارواح نے اور جو ہر بدن سے متعلق ہو کر عبادت و ارشاد عالم میں مشغول ہوئے پس عقول انسانہ اس عالم اور اس عالم میں اوسی ہے فیض حاصل کرتی ہیں جیسے در سے آفتاب سے کہ جب وہ نکلتا ہے یہ حکمت ہیں اور ظاہر کہ عکس اصل سے معارض نہیں ہوتا اسلئے ہزاروں عقلا نور نبوت کے معارضی سے عاجز آتی و سب بن سنعہ کہتے ہیں مینے اکثر کتابوں میں لکھا دیکھا کہ عقل سارے جہان کی عقل محمدی سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک دانہ ریت کا رگستان و نیاسر اور جس طرح حکم الہی اور ارشاد نبوی میں چون و چرا ایجا ہے اس طرح بعض آیات و احادیث پر اقتضار اور بعض سے مانع یہود کے جنگ حق میں آفتومنون بعض الکتاب و مکفرون بعض وارد اعراض زرا مایخو لیا ہے کہ ایمان تصدیق جمیع ماہارہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عند اللہ سے عبارت ہے پس صرف کریمہ و ماکان اللہ لیتلیمہم و لکن کانوا انفسہم یظلمون پر نظر کر کے بندے کو خالق معال شہرانا



اور تقدیر ازل سے منکر ہو جانا یا کریمہ واللہ خالقہ و ماعملون پر اقتدار کر کے جبر حیثیہ  
کرنا سخت جہالت ہے جس حال میں مضمون دونوں آیتوں کا واجب التسلیم اور  
ادنیٰ بظاہر تناقض و تعارض ہے اور وجہ ترجیح متحقق نہیں بلکہ احادیث صحیحہ سے  
مذہب جبر یہ و قدر یہ مردود و فاسد و تطبیق کے مخلص نہیں اور وہ مذہب اہل سنت میں  
متحضر کہ لا یجبر ولا قدر و لکن امر بین الامرین یعنی انسان اپنے افعال و حرکات میں  
من وجہ مجبور اور من وجہ مختار ہے پہلے آیت میں باعتبار ثانی او سے مختار سمجھا یا  
اور دوسری میں بنظر وجہ اول جبر کی طرف اشارہ فرمایا اس طریقے سے دونوں  
آیتوں کے مضمون پر اعتقاد حاصل ہوتا ہے بخلاف مذہب جبر و قدر کے کہ تقدیر  
اول آیت اولیٰ اور در صورت ثانی آیت ثانیہ کا انکار لازم آتا ہے پس جبر و قدر  
قانون اسلام پر کسی طرح صحیح نہیں باقی رہے کفار سو قطع نظر اس سے کہ اکثر  
اہل ملت و فلاسفہ کو مجال بحث نہیں کہ اصل اعتراض اونکے اصول پر بھی وارد  
جواب تحقیقی حملہ شکوک کا کتب کلامیہ میں موجود مکررہ سالم یہ ہے کہ توحید و ربوبیت  
اور قرآن کی حقیقت بدلائل و براہین ثابت کرین بعد تسلیم ان امور کے اس  
تقریر میں انہیں یہی دہم مار نیکی مجال رہے گی کہ اذہان قاصرہ بسبب غلبہ ہم  
حقیقت امر کو نہیں پہنچتے لہذا اولاً تحقیقی سے کہ میں دقیق اور باریک متقدم  
پر مبنی ہیں اذعان حاصل نہ کر نیکی اسلئے عوام کو اس مسئلہ میں خواہ مخواہ ہے  
اونکے لئے صرف یہ تقریر اور احادیث کہ طرفین افراط و تفریط کے دم میں وارد کافی  
امام احمد اور ابو داؤد ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں قدر یہ اس امت کے مجوس ہیں اگر مجاہدوں عبادت نکر و اور جو مجاہدین  
اونکے جنازے پر حاضر ہوئے سلمیٰ ابو داؤد کی حدیث میں ہے میری امت میں  
و مسیح کذبان قدر میں واقع ہو گا ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
میری امت سے دو گروہ کو اسلام سے بہرہ نہیں مر جیہ و قدر یہ اور ابن عباس کراور  
طبرانی کے حدیث طویل میں ہے وہ بہشت میں نہ جاوینگے اور ابو سعید رضی اللہ عنہ حضرت



رسالت سے روایت کرنے میں اولیٰ جہاد کرنا فارس و دہلیم و روم پر جہاد  
کرنے سے مجھے زیادہ پیارا ہے بالجملہ جن امور میں خواص ممنوع و مضر ہے یا ادراک  
اونکی حقیقت کا محال یا عوام کے منصب و مقام سے برتر ہے صرف قرآن و  
حدیث کی طرف رجوع کریں اور انہیں اپنا مرشد اور امام سمجھیں جو حکم دین بجا  
لاویں اور جہاد بتا دیں اوس پر قناعت کریں ہذا واللہ ولی التوفیق بیدی من  
یشاء الی سواہ الطرق و وسر افرقہ استخراج احکام قرآن و حدیث سے سہل  
سمجھ کر اپنی عقل ناقص کو دخل دیتا ہے اور وزیر باندہیر کا کام ایک نااہل بازاری  
کے سپرد کرتا ہے ہر چند قرآن و حدیث ایک دریائے بے ساحل ہے کہ طریقت  
و شریعت اوسکی نہریں ہیں اور حقیقت و معرفت اوس بحر ذخار کی لہریں لیکن ہماری  
عقل گما بیغی اور اک نہیں کر سکتی نہ وہ کل العلم فی القرآن لکن ہذا قاصر عنہ  
افہام الرجال + فہم لطائف و نکات منصب علماء دین ہے و تلک الامثال  
یضرہا للناس و بالعقلہ الا العالمون او استنباط احکام مخصوص بائمہ مجتہدین  
فاختبروا یا اولی الابصار منصب عوام اونی تقلید اور پیروی میں منحصر ہونا  
اہل الذکر انکمتم لا تعلمون اور جو بات مجتہدین است سے بعد غور کامل اور انحصار  
بالغ اور تامل صادق باستقراے اولہ شرع و مواضع انجماع و رعایت وجہ ترجیح و  
تطبیق و دفع تعارض و تمیز ناسخ و منسوخ و علم اقسام نظم و معنی و انواع حدیث و دریا  
مورد مقتضی و غیر ہا امور کے استنباط کے واجب القبول ہے ہر دانشمند پر ظاہر  
کہ صرف زبان دانی فہم مراد اور تعین مطلب شارع کے لیے کافی نہیں ورنہ عالم تفسیر  
کی حاجت نہونی اور تفسیر آیات کہ جناب سرور کائنات ص اور صحابہ رض سے منقول ہو  
معاذ اللہ اظہار ظاہر اور تحصیل حاصل قرار پاتی اور جو بدون اجتماع شرائط اجتہاد  
اپنی سمجھ پر اعتماد صحیح ہوتا ہزاروں آئمہ حدیث و تفسیر تقلید کیون اختیار  
کرتے دیکھو و دعویٰ اجتہاد امام محمد بن حریر طبری کا بان فضل و کمال مقبول ہوا  
امام جلال الدین سیوطی نے اجتہاد کا دعویٰ کیا معاصرین نے چند سوال



متعلق باجتہاد فتویٰ اور کئے پاس بھیجے ایک کا ہی جواب نہ دیا آیا مدعیان عصر  
 اس امام اہل حافلہ حدیث مفسر بے بدل سے زیادہ لیاقت رکھتے ہیں کہ  
 اجتہاد مطلق کا دعویٰ کرتے ہیں سبحان اللہ یہ مومنہ اور یہ دعویٰ مثل مشہور  
 ہے حلو اخرون رار و باید ابن صلاح کہتے ہیں مرتبہ اجتہاد میں سو برس سے  
 منقطع ہو گیا علامہ شہاب بن حجر بھی مدعی اجتہاد فتویٰ کو اپنے کام میں منحصر اور  
 اندھی سواری پر سوار اور ضبط میں گرفتار کہتے ہیں اور درمختار میں ہے ان المجتہد  
 المطلق قد فقد جوامہ المقید فعلی سبع مراتب مشہورہ و لا یحکم فیما اتبعہ و اجوہ و نحوہ  
 کما یوافی حیوتم اشباہ و النظائر میں خلاف ائمہ اربعہ کو مخالف اجماع لکھا ہے  
 کہ تحریر میں اوسکے نہایت اور عمل نہ کرنے پر دعویٰ اجماع کیا ہے عامہ اہل سنت نے  
 تقلید امام معین سے اختیار فرما سے اور تقلید شخصی پر ہی اجماع عملی منعقد ہو گیا  
 امام شعرانی اور امام غزالی اور علامہ علی خواص اور امام الحرمین اور ابن السمعانی  
 اور یحییٰ بن یحییٰ جامع مؤطائی امام مالک تقلید شخصی کے وجوب کی تصریح فرماتے  
 ہیں پر ظاہر کہ اگر بلا استجماع شرائط اجتہاد ہر آیت و حدیث پر اپنی رائے عمل جائز  
 اور اوسکے مضموم ظاہری پر اعتقاد ضرور ہو تو ہر عامی کا اعتقاد و طریقہ عمل جدا اور  
 انتظام شرع و رجیم ہو جائی لاکھوں ائمہ تفسیر و حدیث و فقہ گذرے کہ انہوں  
 نے تقلید امام معین کی اختیار فرمائی کیا معا و اللہ یہ سب گمراہ اور قرآن و حدیث  
 کے برخلاف عامل تھے کیا ہدایت خاص اس شرمندہ فلما کے لئے ہے کہ ملک ہند  
 میں ضعف اسلام دیکھ کر مجتہدین بیٹھے اصل یہ ہے کہ شیطان نے انہیں دام کبر و  
 نخوت و غرور و پنداشت میں بہانسا ہے کہ باین قلت بضاعت ائمہ دین کے  
 جمہوری کا دعویٰ کیا ہے طحاوی نے نقل کیا ہے کہ خارج مذہب اربعہ سے اس  
 زمانہ میں علیٰ اور دوزخی ہے غضب تو یہ ہے کہ بعض عوام کا لاف عام بھی مدعی  
 اجتہاد ہیں قرآن مجید اور مشکوٰۃ یا مشارق کا اردو ترجمہ دیکھ کر ابو حنیفہ و شافعی  
 بن بیٹھے ائمہ مجتہدین پر صد ہا اعتراض کرتے ہیں اور مذاہب اربعہ کو چوراہہ کتھڑ میں



بلکہ نقاب اہل سنت میں کہ سواد اعظم امت سے باجماع و مراعات امور ضروریہ کے  
منتفع و راجع کر رہے اور سب اشعریہ مازیدیہ نے سلفا و خلفا مستبر رکھے و خلل و تشویش  
کرتے ہیں مگر چاہتا ہے کہ تمسک تمہارا منروک الظاہر واجب التاویل ہے  
کہ میں نے ماریض اوس کے قرآن و صحاح میں موجود یا اوسکی صحت میں نقادان فن کو  
کل مہ ہے یا معتزلہ یا نوافل یا نواسب یا ظاہریہ یا غیر یا بد مذہبوں نے اوس سے  
استدلال کیا اور علماء اہل سنت نے طر طرح سے جواب دیا ہے نہیں جتنے  
اعمال ایک طرف یہ بزرگوار عقائد اٹھنے سے ہاتھ دھو بیٹھے اچھے خاصے بد مذہب  
پو بیٹھے لغویہ بالمد من ضرور نفسا و من سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ و  
من یضلل اللہ فما لہ من ہادئیسر افرقہ خفیت کا دعوی کرتا ہے اور جب کسی  
آیت حدیث کا ترجمہ اپنے زعم فاسد میں خلاف مسئلہ امام کے پاتا ہے اوس مسئلہ  
سے منکر ہو جاتا ہے یہ سادہ لوح اس قدر بھی نہیں سمجھتے کہ مجتہد کے لئے کوئی دلیل  
ضرور ہوتی ہے گو وہ امام کے ہاتھ نہ آوے کہ وہ منظر احکام ہے نہ شایع پیرا کر قول  
مجتہد یا دوسری النظر میں کسی دلیل کے خلاف معلوم ہوا اور بدولن استجماع اہل امور  
کے جو اس کام کے لئے ضرور ہیں اپنے زعم فاسد سے دلیل امام کو مرجوع سمجھتے ہیں  
تو اس سمجھ کا کیا اعتبار و رہیہ کسطرح دریافت ہو کہ اسکی سوا کوئی دلیل ناسخ یا  
راجح او انکی ستمسک سے مجتہد کے پاس نہیں با انہیمہ تضعیف قول مجتہد سرخرط  
چوتھا فرقہ جس مذہب کی ہوبات اپنی عقل ناقص کو پسند آتی ہے مانتا ہے  
یہ بھی مکائد نفس سے ہے کہ اس حیلے سے کسی قدر خود سری اور بے نقیدی حاصل  
کرتا ہے در مختار میں نقل کیا حکم ملحق اور رجوع تقلید سے بالاتفاق باطل ہے  
اور خلاف قاضی مجتہد کے ساتھ مخصوص نقصان مقلد خلاف اپنے مذہب کے نافذ  
نہیں اور اوس میں ہے ان المجتہد المطلق قد نقذ واما المقید فعلى سبع مراتب مشہورہ  
و اما نحن فحکیمنا اتباع مار تجوہ و ما صحوہ الخ یعنی مجتہد مطلق مفقود ہوا اور مقید سات  
مرتبوں مشہورہ ہے اور میں اوسکی پیروی جیسی اونہوں نے ترجیح دی یا



اور کئی تصحیح کی لازم اور کتب میں مصحح کہ ترجیح ایک مذہب کی ہدایت مختلف ہے بدون  
 مشاہدہ شریعت اونی جائز نہیں اور مشاہدہ مذکورہ اس زمانہ میں حکم عقا کا رکھتا ہے  
 اعلیٰ اصل مدار عقائد و اعمال کا دس پانچ آئین یا اردو فارسی کی دو چار کتابیں دیکھنے  
 پر نہیں بہت کچھ درکار ہے ان نادانوں نے شرع کو کہیل ٹہرا یا ہے اور پنی راے  
 کا تابع سمجھا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم یا پھر ان قسرقہ علم کو منطق و  
 طبعی و الہی و ریاضی میں منحصر سمجھتا ہے دو چار کتابیں ان فنون کی پڑھ کر علوم شریعت  
 میں دست اندازی اور کتب دنیہ پڑھانی اور تفسیر آیت و حدیث و مسئلہ فقہ تبتلے  
 میں بیباکی کرتا ہے کچھ پرواہ نہیں کہ تفسیر بالرائی میں کیا وعید وارد اور مسئلہ اپنی  
 راے سے کہنا اور علوم شریعت بدون سمجھ بڑھانا کس درجہ بر ہے ان صاحبوں کے  
 نزدیک فلسفہ سے سب علوم آجاتے ہیں ہر چہ منطق علوم دین کے سمجھنے میں مدد کرتا  
 اور فنون فلسفہ کا جائنا عقاید باطلہ فلاسفہ کے رد میں کام آتا ہے لیکن یہ دعویٰ  
 حماقت پر مبنی ہے بلکہ ان فنون میں حد سے زیادہ خوف و لکھنا تاریک اور ایمان کو  
 ضعیف کرتا ہے اسوجہ سے یہ لوگ از کتاب منہیات میں بیباک ہوتے ہیں اور اراد  
 امر شرعیہ سے کام نہیں رکھتے اور علوم شریعت و طریقت سے قلب کو روشنی اور ظلمت  
 جہانینہ اور کدورت نفسانینہ سے صفائی حاصل ہونی ہے کہ علمای دین فلسفہ کو  
 بھی اونی توجہ و التفات سے سمجھ لیتے ہیں کس فلسفی نے بقوت فلسفہ علم دین میں  
 کمال پیدا کیا اور کس عالم دین نے اونی توجہ سے فلسفہ کو حاصل نہ کر لیا شیخ  
 رئیس نے بان فلسفیت امام محمد روح کی چند کتابیں دیکھ کر انصاف کیا اگر عمر فوج  
 سمجھے عطا ہو اس فاضل اجل کے مرتبہ کو نہ پوچھوں بالجلد ان علوم میں حاجت سے  
 زیادہ تو غل بیکار ہے جو انہیں مقصود بالذات سمجھ کر پڑھتا پڑھاتا ہے نہ اسے  
 کچھ فائدہ معتد بہ دنیا کا حاصل نہ اس کے تعلیم و تعلم کا ثواب آخرت مرتب سے  
 درس کر قربت نباشد ز و غرض ہاں بس رسالہ کس المرص نہ ایسے شخص کو  
 موادمی کہنا لائق نہ وہ تعلیم علم کا مستحق بلکہ امام جلال الدین سیوطی اور امام نسبی



اور ابن صلاح اور حافظ سراج الدین قزوینی وغیرہم اکابر امت ابن فنون کو حرام قرار دیا  
 ہیں شاید کوئی بے ادب کہے یہ حضرات فنون فلسفہ کے ماہر نہ تھے واللہ الناس اعداء لما جہلوا  
 لہذا دروچار قول ماہرین کے نقل کیے جاتے ہیں امام حجت الاسلام محمد غزالی رحمہ اللہ  
 فلسفہ اور کلام ابن مشنول رہے آخر عمر میں تحریر کیطرت رجوع فرمائی اور وقت انتقال  
 بخاری شریف سینے پر تھی امام فخر الدین رازی کہ اس فن میں معیدیل اور لاثانی  
 تھے فضول ہونا اور سکا بیان کر کے کہتے ہیں جو سیرا سا تجربہ کرے میری مانند واقف ہو  
 شہرستانی سے منقول ہے بنی فلاسفہ سے سوا حیرت وندامت کے کچھ نہ پایا ایک ماہر  
 فلسفہ وقت مرگ کتا اس فن سے سوا اسکے کہ ممکن مرجع کی طرف محتاج ہے کچھ نہ جانا  
 اور افتقار مفہوم سبلی ہے دنیا سے چلا اور کچھ حاصل نہ کیا ایک طرف نے حکایت کی  
 کسی شہر میں دو بہائی تھے ایک فقیہ دوسرا منطقی منطقی نے فقیہ کو مرجع خلاف دیکھ کر  
 حسد کیا ہر وقت اوسکی دولت کے درپے رہتا اتفاقاً اپنے باپ کے ساتھ ایک اجیر  
 گھر مہمان گئے نیزبان نے دو انڈے اونکر سامنے رکھے منطقی نے کہا بہائی یہ کہے  
 انڈے ہیں جواب دیا دو کہا نہیں تین ہیں کہ وجودات تین وجود مجموع من حیث المجموع  
 کو مستلزم اونکے والد نے ایک انڈا آپ لیا دوسرا فقیہ کو دیا اور منطقی سے کہا مجموع  
 من حیث المجموع کو آپ فروش کریں اسبطرح قیامت کو جب علماء کی دو قانون کی  
 سیاہی شیدون کے خون پر غالب آویگی اور اونسے ارشاد ہوگا تم میرے نزدیک  
 فرشتوں کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی اوسوقت سمجھیں گے  
 اشکال اربعہ کے بحث سے کچھ نتیجہ نہ نکلا اور درس شفا شمس باز غہ کی گرمی سحریات  
 نہیں بخشتا قاطع غور یا س اور ایسا غوجی کے تحقیق سے شہر تھی اور قہلم و تعلیم اشارات  
 وافق المسبین محض بے اثر ابی تدبیر کام کے اختیار میں ہے نفسو لیات باز آوین اور  
 علوم دین کیطرت توجہ کریں کل حسرت وندامت کے سوا کچھ حاصل نہوگا ہزار بار  
 تمنا کر نیلے نرد فعل غیر الہی کتنا نمل کوئی نہ سنے گا ۵ چند خوانی حکمت یونانی  
 حکمت ایمانیہ تراجم بخوان ۴ دل منور کن بانوار حلی ۴ چند بانی کار یسین و علی ۴

اور ابن صلاح اور حافظ سراج الدین قزوینی وغیرہم اکابر امت ابن فنون کو حرام قرار دیا ہیں شاید کوئی بے ادب کہے یہ حضرات فنون فلسفہ کے ماہر نہ تھے واللہ الناس اعداء لما جہلوا لہذا دروچار قول ماہرین کے نقل کیے جاتے ہیں امام حجت الاسلام محمد غزالی رحمہ اللہ فلسفہ اور کلام ابن مشنول رہے آخر عمر میں تحریر کیطرت رجوع فرمائی اور وقت انتقال بخاری شریف سینے پر تھی امام فخر الدین رازی کہ اس فن میں معیدیل اور لاثانی تھے فضول ہونا اور سکا بیان کر کے کہتے ہیں جو سیرا سا تجربہ کرے میری مانند واقف ہو شہرستانی سے منقول ہے بنی فلاسفہ سے سوا حیرت وندامت کے کچھ نہ پایا ایک ماہر فلسفہ وقت مرگ کتا اس فن سے سوا اسکے کہ ممکن مرجع کی طرف محتاج ہے کچھ نہ جانا اور افتقار مفہوم سبلی ہے دنیا سے چلا اور کچھ حاصل نہ کیا ایک طرف نے حکایت کی کسی شہر میں دو بہائی تھے ایک فقیہ دوسرا منطقی منطقی نے فقیہ کو مرجع خلاف دیکھ کر حسد کیا ہر وقت اوسکی دولت کے درپے رہتا اتفاقاً اپنے باپ کے ساتھ ایک اجیر گھر مہمان گئے نیزبان نے دو انڈے اونکر سامنے رکھے منطقی نے کہا بہائی یہ کہے انڈے ہیں جواب دیا دو کہا نہیں تین ہیں کہ وجودات تین وجود مجموع من حیث المجموع کو مستلزم اونکے والد نے ایک انڈا آپ لیا دوسرا فقیہ کو دیا اور منطقی سے کہا مجموع من حیث المجموع کو آپ فروش کریں اسبطرح قیامت کو جب علماء کی دو قانون کی سیاہی شیدون کے خون پر غالب آویگی اور اونسے ارشاد ہوگا تم میرے نزدیک فرشتوں کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی اوسوقت سمجھیں گے اشکال اربعہ کے بحث سے کچھ نتیجہ نہ نکلا اور درس شفا شمس باز غہ کی گرمی سحریات نہیں بخشتا قاطع غور یا س اور ایسا غوجی کے تحقیق سے شہر تھی اور قہلم و تعلیم اشارات وافق المسبین محض بے اثر ابی تدبیر کام کے اختیار میں ہے نفسو لیات باز آوین اور علوم دین کیطرت توجہ کریں کل حسرت وندامت کے سوا کچھ حاصل نہوگا ہزار بار تمنا کر نیلے نرد فعل غیر الہی کتنا نمل کوئی نہ سنے گا ۵ چند خوانی حکمت یونانی حکمت ایمانیہ تراجم بخوان ۴ دل منور کن بانوار حلی ۴ چند بانی کار یسین و علی ۴



فہرہ یہ ہے اور او کی بھی راہ مارنے ہیں جو اس کے پسند سے ہیں بہت سارے اثبات  
بیہولی و صورت نوعیہ اور ابطال خلاء و خبر و لایخبری میں عمر اپنی برباد کرتا ہے عبادات  
و معاملات کے مسائل ضروریہ سے بھی واقف نہیں ہوتا بلکہ مستقدان فنون میں  
زیادہ تو غل کرتا ہے شرع سے بیباک اور ارتکاب مناجی میں بہت و چالاک ہوتا ہے  
ایسے ہی لوگوں نے عوام کو علمائے بڑے اعتقاد کر دیا مصرع بڑا مکنہ کونامی چند  
چمٹا فرقہ لنگوٹ بند فقیر وں کا کہ شریعت سے اصلاً کام نہیں رکھتے بلکہ اور مرد  
نواہی شرع کو اہل ظاہر کے لئے مخصوص اور طریقت اور شریعت کو اپنے احوالی سے  
دور زمین مبتائن سمجھتے ہیں حالانکہ ہر مطلب کی ایک راہ مقرر ہے طریقت میں  
شریعت حاصل نہیں ہوتی امام العارفین خواجہ بازید بسطامی قدس سرہ فرماتے  
ہیں اگر تم کسی کو پورا ورتے دیکھو جب تک شرع پر قائم نہ پاؤ کامل نہ سمجھو اس لئے کہتے  
ہیں جو کشف یا خارق بدون اتباع شرع حاصل ہوا مستدرج ہے اور جس بات کو شریعت  
قبول نہ کرے باطل کل حقیقہ زندہ الشریعہ فہو زندۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام من  
احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد سلف سے اب تک جتنے کامل گذرے اتباع  
شرع میں مصروف رہے خود جناب ولایت مآب نے جنکی اولیاء سے امت خوش  
چہن میں غاشیہ شریعت دوش بہت پر رکھا ان مدعیان خامکار کو ترک فراموش  
و واجبات اور ارتکاب محرمات کے اجازت کمان سے ہوئی طلب حقیقت بدون  
اتباع شریعت محال عادی ہے جو نادان بے سیڑھی کوٹھے پر چڑھا چاہے سودا  
ہے اصل یہ ہے کہ نفس اباحت پسند باطن قید و بند سے متنفر ہے اور شیطان  
اوسکا بدکار جسے سادہ لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ اہل طریقت کو شریعت  
سے کچھ کام نہیں وہ نادان اوسکے دام فریب میں آکر شراب اور ننگ زہر مار  
کرتا ہے اور نشے میں پیورہ بکتا ہے احمق لوگ اوسے مجذوب کہتے ہیں مجذوب  
ہر چند مرفوع الفلم ہے لیس علی الخراب خراج لیکن نشے میں بہکنا جذب نہیں رہنا  
بہکنا تیرہ مجذوب نہیں ہے ان صاحبوں کو ہی شیطان نے دھوکا دیا ہے تا اوسکی

مور سے اور اس سے بغیر دربان جو اس کام میں فوکلک کے لئے ہے ایک کمر خندہ اور ایک شریفیہ کی حقیقت ہے



طرح خراب کرے اور وہ اونکی خدمت اور اپنی شہرت سے خوش ہو کر حرکات و سکنات پر ثابت قدم رہے ہلاک الطالب و المطلوب بلکہ اکثر اوقات بے نشے کے ہوتے ہیں اور کلمات کفر بر بلا کہتے ہیں کہی نقیرون کو بغیر و ن پر ترجیح دیتے ہیں کہی معاذ اللہ خدا تمیرائے ہیں کو نڈی سوئے اور رنگوت قسمی کی آیتیں بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے شریعت واسطہ وصول ہے جو منزل کو پہنچ جانا ہے راستہ کام نہیں رکھنا ان ناوانوں سے پونچھو تمہیں اس مقام کو پہنچے یا اور لیا سے سبب کو بھی حاصل تھا جس طرح طریقت نے اتباع شریعت ہاتھ نہیں آتی اس طرح بدون اس کے قائم نہیں رہتی دیوار جہد ریل بند ہوئی کی طرف احتیاج زیادہ ہوتی ہے اور دیوار کے خراب ہوتے ہی گر جاتی ہے جب تک درخت قائم ہے شہر متوقع ہے جب درخت نہ رہا شہر کہاں صوفیہ کرام فرماتے ہیں آج جو راہ شرع پر ثابت قدم ہے قیامت کو صراط پر قائم رہے گا اور جو خطا مستقیم شریعت سے ذرا بھی جدا ہوگا جس قدر چلے گا مرکز و مقصد سے دور پڑے گا ۱۰ رسم نرسی کعبہ اسی اعرابی ہیں کہین رہ کہ تو میری جہر کستان است ۱۱ ایک شخص بسطام میں مشہور بکبر بہت تھا حضرت بایزید قدس سرہ اس کے پاس گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا فوراً چلے آئے اور فرمایا یہ شخص آداب شرع سے واقف نہیں خدا کو کیا پہنچا بیگنا خواجہ جہینہ رحم کو انتقال کے وقت ایک مرید نے وغو کرایا خلل ریش ببول کیا آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے خلل کرایا سبحان اللہ ایسے وقت میں بھی اتباع سنت کا لحاظ رکھا عالی ظرف کا یہی کام ہے جس تیر سے اونکا رتبہ بڑھتا ہے اسکی قدر زیادہ کرتے ہیں ۱۲ اس سے کہ ہو سکتا ہے ۱۳ برکفی جام شریعت برکفی سندان عشق ۱۴ ہر ہوسنا کی نداند جام و سندان باخشن ۱۵ ایک کہتا ہے نماز روزہ اسیران نفس کے لئے ہے ہمیں ان اعمال کی کیا حاجت کہ نفس ہمارا مر گیا اور دل ہر دم یاد خدا میں رہتا ہے عالم اور عابد بے اجرت کے مزدور ہیں انہیں حقیقت سے کیا خبر یہ سب سفویات کا ذوب میں خصوصاً ادعائے ہلاک نفس صریح البطلان اگر نفس اونکا



مریجاتا کفر کی باتیں کون سکھاتا امام الطریقہ والشرعہ حجۃ الاسلام والمملۃ محمد  
 غفر الیہ ہم ایسے لوگوں کو کافر جہانزاق قتل لکھتے ہیں بعض کہتے ہیں خدا کو ہمارے  
 بندگی کی حاجت نہیں پھر نماز روزے سے کیا حاصل یہ ایسا جھوٹا ہے جیسے بیمار  
 کے طبیب کو میرے پرہیز سے فائدہ اور بد پرہیزی سے ضرر نہیں کس لیے پرہیز  
 کروں کیا نہیں جانتا یہ خیال فاسد اوسکی جان کھوئے کو کافی ہے بعض کہتے  
 ہیں کاتب تقدیر نے ہمارے حقیقین جو لکھد یا سرسوا اوس سے تجاویز نہیں ہو سکتا  
 اگر ہم ہشتیوں سے ہیں دوزخ میں نہ جاویں گے اور جو دوزخیوں سے ہیں کسی عمل  
 سے نجات نہ پاویں گے پھر کیلئے جان مشقت میں ڈالیں کہتا ہوں اسطرح  
 موت کا وقت مقدر ہے کہ اوسنے تقدیم و تاخیر جہیز نہیں اور حسب طرح پروردگار  
 عالم نے دوا میں اثر رکھا ہے کہ اوسکے استعمال سے مرض اکثر زائل ہوتے  
 ہیں اسطرح عبادت عابد کو دوزخ سے دور اور ہشت میں داخل کرتی ہے  
 باوجود اسکے کڑوی دوا پینا اور تقدیر پر بہر و سا کر کے عبادت نہ کرنا سچی ہٹ دھرمی  
 اور پیشری ہے فرق اسقدر ہے کہ دواسے مخصوص کا اثر قول فلاسفہ اور عبادت  
 کا ارشاد خدا و نبی سے ثابت کیا ان نادانوں کو فلاسفہ کی بات پر خدا رسول  
 کے ارشاد سے زیادہ اعتماد ہے کہ اوسے مانتے ہیں اور اسے معاذ اللہ لوجہاتے  
 ہیں شیطان نے انہیں دام فریب میں لیا ہے اور یہ خطرہ اونسکے ہلاک پر  
 صریح ولالت کرتا ہے جسکی موت حکم آتی ہے اوسیکے دل میں بہہ و سوسہ گذرتا  
 اگر اسوقت مرنا مقدر ہے نہ بچو گا کہانے پینے سے کیا فائدہ اور جسکی زندگی منظور  
 ہوئی ہے اوسے کہانے پینے کی رغبت اور تجارت اور زراعت کی مہمت و عبادت  
 فرماتے ہیں اسطرح جسے سعید کرتے ہیں مجاہدہ و ریاضت کی طرف رغبت اور  
 جسے گروہ اشقیاء میں لکھتے ہیں وساوس و خطرات میں مبتلا کرتے ہیں دنیا مزرعہ  
 آخرت ہے جو عمل کر گیا پہل پاویگا اگرچہ کوئی عمل بے اوسکی عنایت کے کام  
 نہیں آتا مگر عنایت اوسپر ہوئی ہے جو اچھے کام کرتا ہے ان رحمۃ اللہ فریب

تحقیق  
 حضرت خدائی  
 سید عالم  
 علیہ السلام







عبادت سے عذاب و سزا ملے گا جو عبادت گاہ میں سمجھتے کہ انسان سے  
 بیشتر نہیں رہا جاتا اور عبادت سے متروک کوئی شغل نہیں کہ انسان دنیاوی معروضات  
 میں ہیں بنیاد میں شغل عبادت کے کہ ہر وقت حاصل ہو سکتا ہے و موسم جو عزت  
 اور دولت عبادت سے حاصل ہوتی ہے کسی شغل سے نہیں موسوم دنیا کے سب  
 کام ضرر کو محتفل ہیں اور عبادت انہماک میں چہارم اہل کتب ہیں صحت بدن میں  
 ریاضت سے کوئی چیز زیادہ مفید نہیں بدن متواضع کا امراض سے سالم اور دل  
 اوسکا قوی اور خوش اور نفس چست چالاک یہاں بعض حکما سے منقول ہے  
 آدمی جب قدر زیادہ ریاضت کرتا ہے استعداد اوسکی کامل ہوتی ہے یہاں تک  
 کہ مرتبہ انسانیت سے ترقی کر کے صفات ملکوتی سے مشرف ہوتا ہے اور کامل  
 مروجے کے مانند ہو جاتا ہے یہاں تک کہ حقیقت انسانیت سے خارج ہوتا ہے بعد  
 کو لازم کہ ایسی نعمت خطے جو دین و دنیا میں نافع ترک نہ کرے اور شیطان کے فریب  
 میں نہ آوے کہ وہ دشمن ایسی ہی بات سمجھتا ہے جس سے ضرر پہنچے اور فائدہ  
 سے محروم رکھے سخت احمق ہے جو دشمن کی بات مانے اور اوسکے کہنے پر عمل کرے  
 ایسے معاملے میں دوست سے مشورہ چاہیے و یکمیرا مالک کہ سب مہربانوں سے  
 زیادہ مہربان ہے کیا فرماتا ہے و اعبد ربک حق یا ربک الباقین ایک جماعت  
 اوسکی کہتی ہے عبادت ایک محنت کام ہے کہ موانع اوسکے قوی اور مددگار ہوں  
 اور بندہ ضعیف اور زمانہ ناموافق اور کار دین تنزل پر اور اشتغال بہت اور فراغت  
 قلیل اور عمر کوتاہ اور جمل قریب اور راہ دراز اور عقبات اوسکی دشوار اور زمین  
 بکثرت اسلئے کہ لوگ اوسے اختیار کرتے ہیں اور جو اختیار کرتے ہیں اوسے نہیں ہوش  
 اس راہ سے مطالب کو پہنچتے ہیں پس ہم امید موسوم پر اس قدر محنت شاقہ کیوں  
 اختیار کریں جواب اس شبہ کا یہ ہے شیطان اس قسم کے دوسو سوچ سے آدمی  
 کی راہ مارتا ہے خدا تعالیٰ کی محنت ضایع نہیں کرتا ماکان اللہ لطیف الباطن  
 اسی صلوٰۃ علیہ وسلم اجر محمدین جو اوسکی راہ میں محنت کرتا ہے اوس پر سب

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما  
 نے فرمایا کہ جو آدمی عبادت  
 میں مصروف ہو جائے  
 شیطان اس سے دور رہتا ہے  
 اور اگر وہ کسی چیز میں  
 مشغول ہو جائے تو شیطان  
 اس کے دل میں فتنہ مچاتا ہے  
 اور اسے گمراہ کر دیتا ہے  
 پس جو آدمی عبادت میں  
 مصروف ہو جائے وہ اپنے  
 دل میں فتنوں سے محفوظ رہتا ہے  
 اور شیطان اس سے دور رہتا ہے



و قد اریان آسان بود باقی پیش نماز است اسرار الوداد الذین جاهدوا فینا لندمهم  
 سبحان و ان الله لم یحکم بیننا و بینکم فی شئ الا بالقرآن و الذین یتبعون اهل البیت  
 غم ہے وہ رحیم و کریم ہے یقین جان سبجہ ضایع نہ کر گیا اور محروم نہ رکے گا ع  
 مگر نشیندہ بیدل خدا واری چہ غم ہے وہ قوی و قادر ہے جب کسی کو راہ دکھایا جائے  
 بشوار کو آسان اور دراز کو کوتاہ کر دیتا ہے کروڑوں آدمی اس راہ سے مطلب کو  
 پونچے تو بھی خدا پر ہر وسا کر کے کمر بہت مضبوط باندھ کوئی مقام ایسا نہیں کہ بہت  
 بلند وہاں نہ پہنچا و سے سے مرغ بہت چو بال بکشايد و عرواق بالمش آشیان بش  
 پیش چوگان بہت عالی و کمترین گوئے آسمان باشد و دیکھہ دارا کو پستی حوصلہ  
 نے تخت غرت سے خاک مذمت پر پہنکا اور اسکندر رومی کو بلندی بہت نے  
 بہت کشور کافر مان روا اور دنیا و آخرت میں معز و مکرم کر دیا جب بارگراں اما  
 جسے آسمان و زمین نہ اوستا سکے اس مشیت خاک سے بے بضاعت نے اپنے دوش بہت  
 پر رکھ لیا مقربان ملائے کو حکم ہوا اوسکے سامنے سر جھکاؤ اور مرتب تعظیم بجالاؤ  
 جسے فواز اچلتے ہیں بہت بلند عنایت فرماتے ہیں اور جسے محروم کرنے ہیں  
 کابل بناتے ہیں خواجہ ابراہیم ادھم نے عیش و عشرت سلطنت چھوڑ کر محنت و ریاضت  
 کے چوکتے ہو جاتا رابعہ بصریہ نے اس راہ میں قدم نہ رکھا مقربان حضرت احدیت  
 سے ہو گئیں سال بہرہ گذر اتنا کہ علما و شراف بصرہ اونکی زیارت کو حاضر ہوئے  
 اور اونہیں مقبول بارگاہ صمدیت سمجھنے سے توراہ زرفتی و ترا نمودند و سورہ  
 کہ زواین در کہ بر نوکشودند بہ جان ورہ دوست باز گر میخوای و توسیر جان شوئی  
 کہ ایشان بودند و کوئی کتا ہے ہم حقیقت کلمات ادا کرتے ہیں صورت کی حاجت  
 نہیں بخلاف اہل ظاہر کے کہ دل اونکا حاضر نہیں ہوتا اور رکوع سجدہ غفلت کے  
 ساتھ محض بیکار ہے اس میں شک نہیں کہ کمال نماز کا حضور قلب سے ہو لیکن  
 جو اس صفت کے ساتھ کہ کتب فقہ میں مذکور ادا کرے نماز اوسکی صحیح ہے اور  
 بہت اوعوی ہی باطل کہ حقیقت نماز اسی صورت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے

اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی کتا نہیں ہے  
 جو اس صفت کے ساتھ کہ کتب فقہ میں مذکور ادا کرے نماز اوسکی صحیح ہے اور  
 بہت اوعوی ہی باطل کہ حقیقت نماز اسی صورت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے



بدون اوسکے نہیں ہو سکتی باجملہ یہ لوگ اور جبکہ عقائد اس طرح کے ہیں نہ سے  
 نہ دقیق و ملحد ہیں نہ انہیں شریعت سے کام نہ طریقت سے غرض نہ انکا اندر عقیدہ  
 نہ مذہب نہ مسلمان عورت سے اونکا نکاح جائز نہ اونکی اول و بیچ النسب اور بین  
 مسلمان رشتہ داروں کا ترکہ پہونچے نہ مقابلہ مسلمانین میں دشمن کرنا اور اونکے نہ سے  
 کی نماز پڑھنا مناسب ہذا واللہ اعلم و علامہ رحمہ و حکم ساقی ان مرقعہ پیش  
 حضرات بلا محنت و ریاضت اور طے کرنے مقامات سلوک اور اجازت کہیں مرتب  
 کامل کے صاحب سجادہ اور حال قال پر آمادہ ہو بیٹھے حال اونکا یہ ہے کہ از کتاب  
 اتوال و افعال میں جو ارباب کمال سے عالم و جد و متغراق ہیں صدادہ ہو کر بدوان  
 حصول اوس حالت اور مرتبہ کے مصروف رہتے ہیں اور قال ابانت علیہ سے  
 دین و ایمہ مجتہدین میں منحصر ہزاروں حکایات واسطے فصیحیہ ہے حرکات نامتناہیہ  
 اور اباحت منکرات شرعیہ اور ابانت علم و علمائے حضرات اولیاء کی طرف نسبت  
 کرتے ہیں اکثر انہیں محض غلط اور بے سزا ہیں اور بعض کا قصور صحیح ہے  
 یہ اپنی نادانی سے اولنا سمجھتے ہیں مثلاً العلم بحجاب اللہ کا کہ ان معاصیوں کا نقل  
 مجلس ہے یہ حاصل نہیں کہ معاذ اللہ علم دین خدا سے دور کرتا ہے کما یقول  
 بلکہ جس طرح محبوب پر وہ نشین تک بدون طے کرنے حجاب کے رسائی دشوار ہو  
 بے تحصیل علم خدا تک پہونچنا متوقع نہیں رہ کہ بے علم نتوان خدا را شناخت  
 اور جو طالب پر دے تک پہونچتا ہے مطلوب سے استفادہ فریب ہو جاتا ہے کہ بجز  
 طے کرنے اوسکے جمال دوست بے پردہ و حجاب نظر آتا ہے اسبطرح جو عالی مرتبت  
 اس منزل کو طے کرتا ہے وصل محبوب حقیقی سے کایاب ہوتا ہے البتہ یہ منزل  
 مدت مدید میں بہت دشواری سے قطع ہوتی تھا لہذا بدست اور کم سمیت مقصود  
 اصلی اور مطلوب حقیقی سے محروم رہتے ہیں اس اعتبار سے اوسے حجاب علیم اور  
 حجاب اکبر ہی کہہ سکتے ہیں لیکن جو طالب صادق اس راہ میں مرجا دے اور  
 تقدیر ازلی سے مقصود حقیقی تک نہ پہونچے عدم وصول اوسکا علم وصول نہیں ہے

بہت سی چیزیں ہیں جن کا ذکر  
 نہیں کیا گیا ہے



مشق خرچ میں غیبی ہمارا ختم اور کہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ ولیندوسن قال  
 در راہ تو میرم کہ چہ ترانہ منیم + بارے خلاص با ہم ارتکاب زیر کافی + سبط  
 مراد عارف رومی رح کے اس شعر سے من زفران خرب برداشتم + استخوان مشرق  
 سگان انداختم + شاید یہ ہے کہ اصل مطلب قرآن کا ہم مہسنت نے سمجھا اہل بیت  
 واموا کو سوا استخوان کے کچھ ہاتھ نہ آیا نہ یہ کہ شریعت استخوان و پوست اور طریقت  
 لب قرآن ہے جو معانی حضرت رسالت اور آپ کے یاروں نے سمجھی استخوان نہیں چھوٹے  
 اور چوڑے مطابق اعتقاد رکھے شیریشیہ تحقیق سے مانا علیہ و اصحابی مایہ و انہما  
 لب ہے اوست و طر حکم معانی پر مشتمل شیر اگر ایک کتوں کے سامنے ذالنا سو ادب پس  
 مراد مولانا کی یہ ہے ہم نے حقیقت امر قرآن سے حاصل کی بخلاف اہل بدعت واموا کے  
 کو نفس کی پیروی میں اس سے غافل رہتے اور اذ احب اللہ عبد الایضہ ذنب کا  
 یہ حاصل نہیں کہ کامل کے تحقیق حرام حلال و گناہ جایز ہو جاتا ہے بلکہ صدق اس  
 قضیہ کا باعتبار سلب ذنب کے ہے یعنی تربیت الہی دست گناہ سے روکتی ہے اور  
 جب گناہ نہ ہو گا ضرر ہی نہ کرے گا۔ اور من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشترک باندہ سے  
 یہ مراد ہے کہ بعد وصول کے ارادہ نہیں رہتا بلکہ اصل بطبع عبادت کرتا ہے  
 بیا تشک کہ جو اپنے کو اصل سمجھے اور طبیعت اسکی عبادت کو تحقیقی نہو تحقیقت خدا  
 تک نہ ہو نچا خدا جانے کس چیز کو خدا سمجھ لیا یا مراد اصل ذات محبوب میں منحصر  
 ہے پس مقصود اسکا عبادت سے محبوب ہے نہ عبادت کہ اپنا فعل ہے جو ایسی حالت  
 میں عبادت کو مقصود بالذات اور مراد حقیقی نہیں آتا ہے اس امر میں خدا کا شریک  
 کرتا ہے عبادت الہی میں غیر کی طرف نظر کرنا شرک اصغر ہے تو عبادت کو کرنا باطل  
 ہے ایسی حالت میں دیکھنا کس طرح شرک ہو گا جو مراد اصلی اور مطلوب حقیقی تک  
 ہو نچکر عبادت خواہ اپنے کسی اور فعل خواہ اور چیز کی طرف جبکہ اسے مشرکوں کا سنا  
 کام کیا کہ باوجود قادر علی الاطلاق اس کے اضعاف مخلوقات اور اپنے مصنوعات کے  
 طرف جھکتے ہیں اور انہیں مطلوب اصلی اور مراد حقیقی نہیں آتا کہ میں اس طرح یہ بات

مراد مولانا کی یہ ہے کہ جب گناہ نہ ہو گا ضرر ہی نہ کرے گا۔ اور من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشترک باندہ سے  
 یہ مراد ہے کہ بعد وصول کے ارادہ نہیں رہتا بلکہ اصل بطبع عبادت کرتا ہے  
 بیا تشک کہ جو اپنے کو اصل سمجھے اور طبیعت اسکی عبادت کو تحقیقی نہو تحقیقت خدا  
 تک نہ ہو نچا خدا جانے کس چیز کو خدا سمجھ لیا یا مراد اصل ذات محبوب میں منحصر  
 ہے پس مقصود اسکا عبادت سے محبوب ہے نہ عبادت کہ اپنا فعل ہے جو ایسی حالت  
 میں عبادت کو مقصود بالذات اور مراد حقیقی نہیں آتا ہے اس امر میں خدا کا شریک  
 کرتا ہے عبادت الہی میں غیر کی طرف نظر کرنا شرک اصغر ہے تو عبادت کو کرنا باطل  
 ہے ایسی حالت میں دیکھنا کس طرح شرک ہو گا جو مراد اصلی اور مطلوب حقیقی تک  
 ہو نچکر عبادت خواہ اپنے کسی اور فعل خواہ اور چیز کی طرف جبکہ اسے مشرکوں کا سنا  
 کام کیا کہ باوجود قادر علی الاطلاق اس کے اضعاف مخلوقات اور اپنے مصنوعات کے  
 طرف جھکتے ہیں اور انہیں مطلوب اصلی اور مراد حقیقی نہیں آتا کہ میں اس طرح یہ بات



کہ بغیر کے مذہب میں کسی کو پانہین سمجھتے غلط ہے شیطان اور ابولمب اور فاروق  
 اور فرعون اور ہامان کے برائی قرآن مجید میں مصرح کیا لطف کی بات ہے جو انہیں  
 ایذا دیتا ہے اور اسکے دشمن ہو جاتے ہیں اور خدا کے حق میں مہنت کرتے ہیں آیا  
 توحید اسکو کہتے ہیں اگر راست باز ہوتے اپنے نفس کے لیے کسی سے عداوت کرتے  
 سرور عالم جناب احد میں خون چہرہ اقدس سے پاک کرتے اور فرماتے اللہم اہد  
 قومی فاسم لا یعلمون الہی میری قوم کو راہ دکھا کہ وہ نہیں جانتی اگر مجھے میرا بنی  
 سمجھتی ایسی حرکت نہ کرنی پید مہنت و مسامحت ان حضرات کے ضعف ایمان کی  
 عداوت ہے کہیں تو نے سنا ہے کہ دوست کامل دوست کے دشمن کو دشمن نہ سمجھے  
 اور اوپر اصرار زندہ قدمہ و الحاد ہے کہ بھلا توحید کا رخا نہ شرع و برہم کیا جانتے ہیں  
 مسلمان کامل وہ ہے جس طرح خدا کے دوستوں سے محبت رکھے اس طرح دشمنان  
 الہی سے عداوت اور اوپر شدت کرے اشد ار علی الکفار رحمہم یا ایہا الہی  
 جہاد الکفار و المستفین واعلم علیہم لا تاخذ کم بہارافہ فی دین اللہ ہاں سالک بعض  
 احوال میں وزارت عالم کو آغیہ جمال دوست پاتا ہے اور وقت سب سے صلح  
 کرتا ہے کسی کو پانہین سمجھتا اسی مقام میں نواجہ ابوالعباس مرسی نے غازیوں  
 سے فرمایا میری واڑ ہی اس کافر کے خاک پا پر قربان جسے تم خدا کے لئے  
 قتل کرو گے کہ نظر او کی نسبت پر نہی نہ اوپر کہ نسبت کیسی ہے جب اس مقام  
 سے تجاوز ہوتا ہے مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر اچھے کو اچھا برے کو برا  
 سمجھتا ہے جس طرح پہلے سمجھتا تھا اللہ کہتے ہیں النہایہ ہی الترحیم الی الابد  
 پس سکرو استغراق و وجد کی بات عقیدہ نہیں ہو سکتی عقیدہ یہ ہے لا یستوی  
 الخبیث ولا الطیب ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الخور ولا یستوی صحاب  
 النار و اصحاب الجنة اصحاب الجنة هم الفارزون بڑا خط ان حضرات کا اور نشانہ  
 تفریط و افراط کا یہی ہے کہ جو کلمات اولیاء سے عالم استغراق میں صادر ہوئے  
 عقائد میں داخل کرتے ہیں اور افعال کہ حالت وجد میں واقع ہوئے

۱۱ - ۱۲  
 ۱۳ - ۱۴  
 ۱۵ - ۱۶  
 ۱۷ - ۱۸  
 ۱۹ - ۲۰  
 ۲۱ - ۲۲  
 ۲۳ - ۲۴  
 ۲۵ - ۲۶  
 ۲۷ - ۲۸  
 ۲۹ - ۳۰  
 ۳۱ - ۳۲  
 ۳۳ - ۳۴  
 ۳۵ - ۳۶  
 ۳۷ - ۳۸  
 ۳۹ - ۴۰  
 ۴۱ - ۴۲  
 ۴۳ - ۴۴  
 ۴۵ - ۴۶  
 ۴۷ - ۴۸  
 ۴۹ - ۵۰  
 ۵۱ - ۵۲  
 ۵۳ - ۵۴  
 ۵۵ - ۵۶  
 ۵۷ - ۵۸  
 ۵۹ - ۶۰  
 ۶۱ - ۶۲  
 ۶۳ - ۶۴  
 ۶۵ - ۶۶  
 ۶۷ - ۶۸  
 ۶۹ - ۷۰  
 ۷۱ - ۷۲  
 ۷۳ - ۷۴  
 ۷۵ - ۷۶  
 ۷۷ - ۷۸  
 ۷۹ - ۸۰  
 ۸۱ - ۸۲  
 ۸۳ - ۸۴  
 ۸۵ - ۸۶  
 ۸۷ - ۸۸  
 ۸۹ - ۹۰  
 ۹۱ - ۹۲  
 ۹۳ - ۹۴  
 ۹۵ - ۹۶  
 ۹۷ - ۹۸  
 ۹۹ - ۱۰۰



و مشورہ مکمل بنائے ہیں حالانکہ طریقت اسکی بطلان کا حکم کرتی ہے جب منصور  
 علاج نے انا الحق کہا پیشوا سے اہل طریقت شبلی رح نے قتل کا فتوے دیا  
 اگر وہ حق تھا یہ ماتق تھا بلکہ خود منصور رح نے فرمایا میرا قتل ہی بہتر ہے تا  
 مسلمانوں کو عبرت ہو دیکھو کامل عین وجد و استغراق میں حکم شرع کے سامنے  
 سر جھکا تا ہے اور جان تک دریغ نہیں کرتا بطلان مدعی کے کہ اتباع شرع کو وہاں  
 سے گران سمجھتا ہے اور دوسرے راہ کی فکر میں جب وراست بہتر ہے و سن

بفتح غیر الاسلام و بنا فلن یقبل منہ و ہونی الاخرۃ من الخاسرین العزیزینجات اتباع  
 شرع میں منحصر ہے بزرگوں کی پیروی ان امور میں جائز نہیں ہاں مطلقاً ان افعال و  
 اقوال کے اوپر اعتراض ہی نہیں ہونا چاہیے اکثر واقعات جو انکی طرف منسوب ہیں  
 موضوعات و مفتریات ملاحظہ سے ہیں اور جو صحیح ہیں علیہ حال اور کمال استغراق  
 اور استیلائے ذوق و شوق پر معمول فطیر اسکی شرع فی مجال خضر میں کہ نہ اوپر کسی کو  
 مجال اعتراض ہے اور نہ کوئی بچے کو قتل اور پرانی کشتی توڑ سکتا ہے اور کبھی یہ  
 لوگ قہر نفس اور قطع اسباب و علائق اور اپنا مرتبہ چھپانے اور شہرت سے بچنے  
 میں مبالغہ فرماتے ہیں لیکن اسوقت ترک اولیٰ سے بچنا ذہن نہیں کرتے گو عوام  
 مکروہ یا حرام سمجھیں جیسے ایک کامل کو لوگوں نے بہت کبیرا شربت ہم رنگ شرب  
 بنا کر سب کے سامنے پی لیا لوگ بے اعتقاد ہو گئے ایک کامل کی شہرت زیادہ  
 ہوئی کسی کا کپڑا دیوار حمام سے اڑتا کر بازار میں کہرے ہوئے مالک تالاش  
 کرتا آیا اور نہیں پکڑے خوب مارا اور کبھی منظر عسکرت سلوک قول مرجوع پر عمل کرتے  
 ہیں مانند مسئلہ سماع کے کہ ہر چند مشہور مذہب امام اعظم و امام شافعی و امام مالک  
 و سفیان ثوری سے میں کراہت ہے مگر ابو طالب یکے نے بعض صحابہ تابعین سے  
 اباحت اسکی نقل فرمائی اور امام غزالی رح نے ان شرائط و آداب کے ساتھ  
 کہ اجبا العلوم میں مذکور ہیں جائز نہیں امام شیخ عبد الرحمن سلمیٰ نے خاص اس باب  
 میں کتاب لکھی اور کہا راگ و لکی بات زیادہ کرتا ہے پس فاسقون کے حق میں

میں کراہت ہے اور نہ کوئی بچے کو قتل اور پرانی کشتی توڑ سکتا ہے اور کبھی یہ



گناہ اور عارفوں کو فائدہ پہنچاتا ہے نظیر اسکی فقہ میں جو سہ سکاوہ ہے کہ جو  
 صائم نفس کو روک سکے اور جسے حق میں جائز اور بدوہ اس کے مکروہ ہے کبھی الہام  
 اور کشف صحیح اور تجربہ سے کسی خلاف اولیٰ اور مکروہ تشریحی کو اپنے حقیقین نافع سمجھ کر  
 عمل میں لائے ہیں یا کسی مباح و مستحسن کا بلا اعتقاد و بموجب التزام اور بعض مباحات  
 کے ترک پر اصرار کرنے میں ہر چند واجبات و محرمات شرعیہ میں کشف والہام و تجربہ  
 کو دخل نہیں الا مباحات و مستحباب میں اس قدر دخل ہو سکتا ہے کہ بعض مستحبات و  
 مباحات باعتبار بعض احوال و اشخاص کے مفید یا ضرور اور بہ نسبت بعض کے مضر  
 یا بیکار ہوں حسب طرح نوالہ اتکنے کے وقت پانی پینا ضرور اور بعض امراض میں ممنوع  
 اور سافر کے حق میں اگر سمرت اور زیادتی مشقت کا احتمال نہور وزہ اور بحالت  
 احتمال حضرت فطر افضل اور نظیر التزام کے تندر شرعی اور اصرار ترک کے کل طعام  
 کماں حلال لعلی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسہ ہی لیکن یہ احکام انہیں احوال  
 کے ساتھ مقید ہیں اوس شخص کی نسبت بھی عام نہیں اور و نکویروی اوسکی کب  
 لایق ہے وہ خود کہتا ہے میرا یہ مذہب نہیں بلکہ اوسوقت میرے حق میں مفید یا  
 مضر ہے مذہب وہی ہے جو اولہ شرع سے ثابت اور بیان سے ظاہر کہ صوفی کو تقبیہ  
 مجتہد سے چارہ نہیں ورنہ سید الطائفہ عین الدین اوی اور غوث اعظم و قطب عالم حضرت  
 سید عبد القادر جیلانی امام احمد رح اور شبلی رح امام مالک رح اور محاسنی رح شافعی  
 اور حنبلی اور ابراہیم ارحم اور شفیق بلخی اور معروف کرخی اور ابو یوسف بظامی اور  
 فضیل بن عیاض اور داود و طائی اور خلف بن ابوب اور ابو حامد لغاف اور عبد اللہ  
 بن مبارک اور دکیج بن جراح اور ابو بکر و راف رح امام اعظم رح کے تقلید نہ کرتے ہیں  
 یہ قول کہ صوفی لا مذہب باطنی مضمی کہ وہ تقلید مجتہدین نہیں کرتا اپنے کشف والہام  
 پر چلتا ہے محض بے اصل کبھی واقعات و معاملات کو الفاظ اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں  
 مثلاً خرابات سے خرابی نفس اشارہ اور کباب سے طالب کا دل سوختہ اور خشم سے  
 لطف و دست اور زلف سے اوسکا قرب یا ظلمت عتاب اور روے بار سے

۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



اوسکی توجہ اور عنایت اور شراب مستی سے شراب محبت اور شکر طریقت اور بت  
 سے وہ چیز جو مانع سلوک ہو اور اسکے سوا مراد لیتے ہیں ناقص اور نہیں لغت باعرف  
 عام یاد دہری اصطلاح پر حمل کر کے خط بین پڑتے ہیں اور جو لوگ مذاق تصوف اور  
 اوسکے اصطلاحات سے واقف نہیں اور ان کلمات طبیحات کو نہ بیان اور مہیورہ  
 سمجھ کر بے اعتقاد ہو جاتے ہیں اس لئے فواسی بلیت ایدل کجا پسند افتد ہر گوش  
 خوش بمرغان ہرزہ گوداری ہر کسی نے ایک کامل سے پوچھا معاملہ تمہارا خدا سے  
 کس طرح ہے فرمایا حسب سے اوست سپنا گناہ نہ کیا عرض کیا کب سے سپنا کما جب  
 سے لوگوں نے دیوانہ جانا بلکہ حسیقہ دینا سے بے رغبتی اور قطع تعلق زیادہ ہوتا ہے  
 انداز اوسکے کلام کا اور کیفیت اوسکے افعال کی اہل دینا سے جدا ہو جاتی ہے  
 ہر کس و نا کس کو کہ طرز سخن سے آشنا نہیں اوسکے کلام کو اپنے عقاید باطلہ اور خیالات  
 فاسدہ پر حمل کرنا یا اوپر طعن و اعتراض نہیں پوچھنا ہر قوم کی ایک اصطلاح ہے  
 ولا منافستہ فی الاصطلاح کیا شریعت ایسی لوگوں کی نسبت جو ذات دار فانی  
 سے مومنہ موثر کریمہ تن مجاہدہ نفس و موامین مشغول اور شوق و محبت موملے میں متغرق  
 میں حسن ظن کا حکم نہیں کرتے اور اوپر طعن و تشنیع کی اجازت دیتے ہی اپنے عیبوں  
 کو نہ دیکھنا اور اوسکے اقوال و افعال کو بہادر یافت حقیقت حال عیب شیرانا نری  
 بیجانی ہے جسے حلیہ طریقت و شریعت سے آراستہ دیکھ اوسکے جناب میں  
 اعتقاد رکھ زیادہ تفتیش بیکار ہے کہ ناقص و کامل و مدعی و راست باز میں  
 فرق دشوار رب اشعث اعنہ لو قسم بالتدلا برہ سے خاکساران جہان را  
 بختارت سنگر ہ توجہ دانی کہ درین گرو سوا سے باشند بلکہ باوجود اتباع  
 شرع اگر اونسے احیاناً کوئی بات بجا واقع ہو تو اونکی خویون پر نظر کر کہ ایک  
 گناہ ہزاروں خویون کو زائل نہیں کر سکتا بلکہ امر بالعکس ہے ان الحسنات  
 بدہمین استیسات اور اونکی خاک پا کو تو بنائے بصیرت بنا کہ قطع اس راہ کا  
 بے دستگیری مرشد کامل اور رہبر دانا سخت مشکل و انفع کار چاہیے کہ راہ کے

ہر کس و نا کس کو کہ طرز سخن سے آشنا نہیں اوسکے کلام کو اپنے عقاید باطلہ اور خیالات



شعیب و فرار سے خبر دے ۵ دریاؤ کوہ در رہ و من خستہ و خفیت ۴۱ اے خضر  
 بے محبتہ مدودہ بہتم ۴۱ اور جو شومی بخت سے دامن دولت اونکا ہاتھ نہ آوے  
 بید عقیدت ہی فائدے سے خالی نہیں ۴۱ ان لم یحبہا و اہل بطل الیغیر وہ امان میں  
 وزمان و رونق کون و مکان میں نسب آدم کا اٹکے دم سے قائم ہے اور خاک  
 قدم اونکی زینت سمورہ عالم بہت عالی اونکی زمین و آسمان و عرش و کرسی سے  
 تعلق نہیں رکھتی جس حکمہ اونکی نظر پہنچتی ہے قبری عقل نہیں جاسکتی وہ بشر میں  
 گریبے شر اور تو اشر بول اونکا تر سے تول سے ہتر کہ بول اونکا کافر کو مسلمان کرتا  
 اور تیرا تول تر سے کام ہی نہیں آتا کہتے ہیں ایک بزرگ نے قارورہ کسی کا طیب  
 کے پاس بھیجا دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا اے وحی لہذی فطر السموات والارض  
 حنیفا و امانا من المشرکین کا دعویٰ انہیں زب و تبا ہے اور اپاک نعید و لیاک  
 استعین اور ابن خلتونی و نسکی و نجائی و غنائی شہ رب العالمین کہنا انہیں لائق  
 اور سجا قضا سے الہی پر راضی و شاکر ہیں اور پتہ اور سونا کہ محبوب عطا کرے اون کے  
 نزدیک برابر پہلا قدم اونکا ترک ماسوی ہے دوسرے قدم کا بیان کون کر سکتا ہے  
 عرش اونکی تکلیف سے بل بجاتا ہے اور پاؤں اونکا جاوہ استقامت سے  
 نہیں ٹلتا اترا العرش موت سعد بن معاذ جو چاہتے ہیں خدا کرتا ہے کہ وہی چاہتے  
 ہیں جو خدا چاہتا ہے لہذا و افلک ربک یا عمر موت کو راحت سمجھتے ہیں کہ میرا  
 اونکا جینا ہے ۵ ہرگز نمیر و انکہ دلش زندہ شد بعشق ۴۱ ثبت است بر جبریدہ  
 عالم دوام ما ۴۱ بے فوج و لشکر حکم اونکا عالم میں جاری ہے اور ایک جہان  
 اونکی اطاعت کرتا ہے ۵ بے ساقی و بے شراب مستیم ۴۱ بے تخت و کلاہ  
 کی قبا و بیم ۴۱ لذات جسمانی کو نافض و فانی جانکر پاسے طلب راہ دوست میں رکھتے  
 ہیں اور کوہ طور طلب پہ چڑھ کر موسیٰ وار نعہ ارفی مارتے ہیں جواب لہ انی  
 شکر و تشاک نہیں ہوتے اور طلب سے ہاتھ نہیں اونٹا تے جو روضہ و انوار  
 کے لئے پسند نہیں فرماتے اگر دونوں عالم پر اختیار دے جائے قناعت نہیں

۴۱ ان لم یحبہا و اہل بطل الیغیر وہ امان میں  
 ۴۱ بے فوج و لشکر حکم اونکا عالم میں جاری ہے اور ایک جہان  
 ۴۱ بے ساقی و بے شراب مستیم ۴۱ بے تخت و کلاہ  
 ۴۱ کی قبا و بیم ۴۱ لذات جسمانی کو نافض و فانی جانکر پاسے طلب راہ دوست میں رکھتے  
 ۴۱ ہیں اور کوہ طور طلب پہ چڑھ کر موسیٰ وار نعہ ارفی مارتے ہیں جواب لہ انی  
 ۴۱ شکر و تشاک نہیں ہوتے اور طلب سے ہاتھ نہیں اونٹا تے جو روضہ و انوار  
 ۴۱ کے لئے پسند نہیں فرماتے اگر دونوں عالم پر اختیار دے جائے قناعت نہیں



کہتے کہ مافوق الدنیا والا خیرۃ الہی بانی ہے۔ گریہ و دہقان و ہند مارا +  
 چون وصل نویست مینو انیم + اٹھوا ان فرقہ نماز و روزہ بطور رسم ادا کرتا  
 اور سکی صحبت و فساد سے کام نہیں رکھتا اکثر معاملات اونکے نادانستہ سودا ویر  
 فاسد ہو جاتے ہیں نہ آپ جانتے ہیں نہ کسی سے پوچھتے ہیں بلکہ عالم کی صحبت  
 اور وعظ و نصیحت سے گبر اتے ہیں اور جو کسی کی خاطر سے سن لیتے ہیں تو  
 عمل نہیں کرتے افسانہ بیودہ سمجھتے ہیں اہل علم و کلام کے گرجانا فخر اور علما  
 کی خدمت میں حاضر ہونا عار ہے ایک مقدمہ پجری میں بیس و کیلون سے گرفت  
 کر کے دائر کرنے میں شریعت کی تحقیق سے انکار ہے جو لوگ علم سے کس قدر بہرہ  
 رکھتے ہیں علما سے ہی تحقیق مسائل کرتے رہتے ہیں کیا بہ کندہ ناتراشیدہ  
 اونسے زیادہ جانتے ہیں کہ علما سے ہنسا کی حاجت نہیں رکھتے اگر علما کی  
 صحبت کہ در حقیقت کیمیا سے سادت ہے اختیار کرتے آخرت کی مصیبتوں  
 سے نجات حاصل ہوئی اور نواری محنت میں بہت دولت عقبہ کی ہانہ آتی ہے  
 میں ہے عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہر رکعت نماز اور ہزار ہا روں کی  
 عبادت اور ہزار ہا روں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے بزرگان دین فرمانے ہیں  
 بہتر امیرون اور پادشاہوں میں وہ ہے جو علما و مشائخ کی خدمت میں حاضر  
 ہوا اور بدتر علما و مشائخ میں وہ ہے جو امیرون اور پادشاہوں کے گرجاؤں  
 اور اونکے لیے امر دین میں مدد انت کرے نفل ہے امام احمد رحم امام شافعی رحم  
 کی گھوڑی کے ساتھ سر بازار دوڑتے تھے بھی بن معین نے کمالے احمد باوجود اس علم  
 و فضل کے تم شافعی کے رکاب میں دوڑنے ہو فرمایا اگر تم قدر عظمت عالم سے  
 واقف ہوئے میں دینے طرف دوڑتا ہوں تم بائیں طرف دوڑنے یہ حال ایسے  
 مجتہدین اور مشیوایان دین کا ہے دوسرے کی کیا حقیقت جو علم کو دلیل سمجھیں  
 علما کی خاک قدم سے عار کرے لیکن صاحب اس قسم کی بائیں سنکر تین عذر  
 کرتے ہیں اول علما باہم اختلاف رکھتے ہیں ہم کسی بات مانیں اور کسی



قول پر عمل کریں جواب اوسکا یہ ہے کہ جو بائیں مجتہدین است اور دائرہ ملت سے  
 وبعد ملاحظہ فرمادیں کتاب و سنت کہاں تحقیق و رد و کذب و کذب و کذب و کذب  
 وجہ ترجیح و تطبیق و دفع تعارض اولہ باوجود اوں امور کے جو اس کا حکم کے لیے ضرور  
 ہیں شہر ادین اور اشعر یہ مانر یہ سنے سلفا و خلفا معتبر کہیں اور راہہ الاقتیاف قرار  
 دین کہ یہ مذہب اہل سنت ہے اور خلافت اسکا بدعت باب عتایدین کافی ہیں  
 اب اگر کوئی بد مذہب خلاف اذکے بیان کرے اور براہ کج فہمی اور جہل مرکب  
 کسی آیت حدیث سے سند لائے قابل لحاظ نہیں اور نہ کسی نئی بات کے عوام  
 کو حاجت علماء سے صرف استفادہ دریافت کر لین کہ یہ عقیدہ صاف صریح کتب  
 مستر اولہ اہل سنت میں مذکور ہے یا نہیں یا اگر نشان دین واجب التسلیم ہے اور  
 جو تصریح نہ دیکھا سکے اوسکی بات پر اصلاً اعتماد نہ کریں کہ سلف صالح نے اس بات  
 میں کوئی بات جبکی عوام کو ضرورت ہو اور نہ انہیں رکھی اور حدیث میں آیا ہے  
 لیکن فی آخر الزمان و جالون کذابون یا فوکم من الامم و بیٹ ما لم تسموا انتم و لا آباءکم  
 فاباکم و ابائکم لا یفلتوکم و لا یقینوکم یعنی آخر زمانے میں و جالی کذاب ہوونگے کہ جو  
 باتیں کہنے اور تمہارے باب دادا نے نہ سنیں تم سے بیان کریں گے پس تم اویسے بچو  
 اور اوشیں اپنے سے دور رکھو کہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور فتنے میں نہ ڈالیں بلکہ یہی  
 اعمال ہمیشہ سے خواص و عوام میں مشہور اور اب بھی عربین شریفین وغیرہما بلاد  
 دارالاسلام رائج و معمول ہیں بے تکلف کریں اونکی مخالفت میں کس کی بات  
 نہ سنیں ہاں جس فعل کو علماء دین سلفا و خلفا منع کرتے رہے گو عوام کے  
 نزدیک محبت خدا و رسول کا مقتضی اور شوکت اسلام کا سبب ہو جائز نہیں اس  
 سہل تدبیر سے عقائد اونکے بخوبی صحیح ہو جائیں گے اور بہت جھگڑوں سے محفوظ رہیں  
 البتہ مسائل نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و غیرہ واجبات اور بیع و شرا و ہبہ و اجارہ و  
 زمین اور دیگر معاملات کی تحقیق جنہیں علماء عصر کو اختلاف ہے اور کسب فقہ میں  
 ہی دونوں طریق روایات و اقوال مذکور ہیں عوام کو بشارت ہے از روز قاری



اکثر رسالوں پر اعتماد کلی نہیں کر سکتے کہ نقل غمنوں و ترجمہ میں خطا محتمل ہے اور  
 بر تقدیر صحت معلوم نہیں کس کتاب سے کیسی روایت اخذ کی ہے لیکن ایسے مسائل  
 میں ایک جانب راجح اور مفتی بہ ہوگی یا فتوے بھی مختلف ہوگا پہلی صورت میں نہیں  
 اور رجحان و ریافت کر لین اور دوسری صورت میں جس قول پر چاہیں بفرار غلط  
 عمل کریں یہ اختلاف عوام کے تحقیق میں اس پر رحمت ہے اسی مانع صحت علم و تحقیق  
 مسائل اور وجہ بے اعتقادی و موجب طعن و تشنیع اہل علم قرار دینا صحت نادانی اور  
 جہالت ان حضرات کو نہ مسائل کا شوق نہ استفسار کا سلیقہ ناحق جوئے غدر بنانے  
 میں اور علما کو برا سمیرانے میں مانند اوس فاسقہ کے کہ ناچنا نہیں جانتی اور  
 صحن کو بیڑا بتاتی ہے دوسرا عذر علم اس زمانہ میں کہاں ہے اور عالم کون  
 ہے جسکی طرف رجوع اور مسائل کی تحقیق کریں یہ سالہ کلیہ بالہدایت ماطل بھی  
 فضل الہی سے ان ہلا دین ہر علم کے ماہر موجود ہیں کہ طلب ہر قسم کی کتابیں اور  
 پڑھتے ہیں اور عوام کو عبادات اور معاملات میں جس مسئلہ کی حاجت ہوتی  
 اونسے دریافت کر سکتے ہیں باوجود اسکے علم کو غفلا سمجھا جوش جنوں نے مانجھو لیا  
 ہے کیا تمہاری ہدایت کے لئے اس قدر علم کافی نہیں اوسکے مراتب کی  
 تحقیق اور کم زیادہ کی تفیش محض مفائدہ ہے جس حالت میں تم علم کی ماہر  
 سے آگاہ نہیں تو کامل و ناقص میں کس طرح تمیز کر سکتے ہو تمہاریسے نزدیک کہاں  
 و نقصان علم کا مدار ان باتوں پر ہے زید کو بات خوب یاد رہی ہے غرو نے  
 کامل سے پڑھا ہے بکر خوش بیان ہے لوگ اوسکے وعظ پر لوٹ جاتے ہیں خالد  
 نے کتابیں اوستاد سے کم پڑھیں علی شہر سے باہر نہیں گیا اس سے کوہ غرض  
 نہیں کہ بدون ذہن سلیم اور عقل صائب اور محنت شاقہ حافظہ اور اسطرح مجرور  
 نسبت کامل سے اور خوش بیانی جاہل کی بیکار ہے اور خالد کی استدلال کتابی  
 اور قوت قلم لغایت الہی کس مرتبہ میں ہے اور محنت و ریاضت سے کس قدر ملکہ  
 ہر پہونچا یا ہے اور سفر کو تحصیل علم میں دخل ہے یا نہیں غرض تو یہ ہے بعض



طلبہ ہی علم کو کمال دے رہے اور بعض خاندانوں کی حالت یہاں تک ہے کہ  
 اگر وہ لوگ نہ پڑھائیں دوسرے سے نہیں پڑھتے اور دولت علم سے محروم ہوتے  
 ہیں اور اپنے ظن و فساد پر اعتماد کر کے عمر عزیز برباد کرتے ہیں ان نادانوں نے  
 خواہم کو علماء کی جناب سے زیادہ بے اعتقاد کر دیا بلکہ بعض ہٹھاکھ کہ اس کو پتہ  
 سے فی الجملہ آشنا ہیں خط میں پڑ گئے اس میں شک نہیں کہ علم کو بوجہ اختیار  
 ہے اور بعض بلا و اور اکثر قصبات علماء سے خالی ہو گئے لیکن یہاں کے لوگوں کو  
 اگر خدا کا خوف اور دین کا شوق ہو دوسرے شہروں خصوصاً رام پور سے کاندھل  
 بسبب قدر دانی جناب نواب صاحب بہادر زادہ قبائلی بلوچہ مذکور کے دارالعلم  
 اور مجمع علماء سے تحقیق کر سکتے ہیں اور یہ تفرل بھی وہاں کے باشندوں کی کوشش  
 اور بی بی تہمتی کا نتیجہ ہے اتفاق کر کے ایک دو فاضل ہر شہر اور قصبہ میں بلا و ہیں اور  
 اپنے لڑکوں کو علم دین پڑھائیں اور انکو ترغیب دیں اور حوائج ضروریہ میں اولی  
 بدکربن چند روز میں علم کی ترقی ہو جاوے ورنہ یہ نماز روزہ رسمی بھی نہ ہے گا  
 اور سو سختی اور گاسے کہاں کے ہندو مسلمان میں کچھ فرق نہوگا کیا یہ حالت  
 گوارا ہے کہ ترویج علم سے اس درجہ غافل ہیں حکام وقت کو ایسے امور سے  
 قہر من نہیں تو سو شیطان اور نفس امارہ کے جنہیں ان لوگوں سے اپنا کام  
 شیرایا سے کون مانع ہے ہزاروں روپیہ بیفائدہ کاموں میں صرف کرتے ہیں نہ  
 اس وقت قریص کا خیال آتا ہے نہ قلت مسائل اور حفظ جہائد اور نظر موہنی ہے  
 کہتے ہیں ان کاموں کو چھوڑنا وضع جاری کے خلاف ہے اور ملک کاموں میں  
 ایک تہہ خیر کرنا شاق ہے دینی حیا سے چھوڑ دیتے ہیں اور وضع جاری میں ہی  
 تہہ نہیں لگتا ہر اگر کوئی منسوب بعلم اپنی کج فہمی یا طمع دنیا سے اونکے قابو میں آجاتا  
 ہے تو طویل کی سب بلا اوسکے سر دہرتے ہیں کہ ہم کیا کریں مولوی صاحب اکرام  
 کو منع کرتے ہیں آیا وہ مولوی صاحب سودا اور زنا اور رقص دیکھنے کو بھی منع کرتے  
 ہیں نہ انکے کئے پر عمل کرتے ہو یا صرف لائق صرف میں انکا اعتبار بانی و غفلت



دنیا کی طلب اور حواد و مال کی تمیل میں مصروف ہیں تحقیق مسائل اور کمیل دین کا  
 اصل شوق نہیں غلام پر بیفانہ الزام دہرے ہیں مثل مشور ہے مع غوسے بدرا  
 مانا بسیار بداند از قسرت نماز پڑھتا ہے نہ روزه رکھتا ہے ہزاروں روپے  
 پاس میں ایک جھڑکوتہ کا نہیں دیتا باوجود قدرت حج اور انہیں کرنا زنا اور ولایت  
 اور شراب اور رقص و سرور اور کبر و حسد اور کذب و بہتان اور بیاج اور رشوت  
 اور خلقی اور بتلاع ہوا اور عجب وریا اور ظلم اور غضب اور مکر و خیانت وغیرہ  
 منسیات شرعیہ میں مبتلا ہے ان لوگوں کو نہ خدا کا خوف نہ رسول سے شرم نہ  
 قیامت پر یقین کامل لذات دنیا کو ہمیشہ اور اس کے رنج و مصیبت کو دوزخ  
 سمجھتے ہیں دین و تہذیب سے اصلاً غرض نہیں رکھتے باوجود اسکے اگر کوئی انہیں  
 احمق کہے لڑیکہ و تیار ہونے ہیں ان نادانوں سے پوچھو نماز روزے کو فرض اور  
 زنا وغیرہ محرمات شرعیہ کو حرام جانتے ہو یا نہیں تقدیر ثانی مستلزم انکار قرآن  
 اور بر تقدیر اول دوزخ اور قیامت کو بھی مانتے ہو یا نہیں کھلی صورت صریح  
 کفر ہے اور پہلی صورت میں ترک صوم و صلوٰۃ و از کتاب محرمات سر اسر حرافت  
 اوس سے زیادہ احمق کون ہے جو شیطان اور نفس امارہ کی پیروی کرے اور  
 بادشاہ ہمارے جبار کا حکم نالکرائی جان دوزخ کے سخت عذابوں میں ٹھلے دنیا  
 کے ہر معاملے کو خوب سوچ کر چھوڑے انعام میں کچھ ہی نقصان نظر آتا ہے چہور دینے  
 ہو ذرا ان اعمال شلیعہ اور حرکات قبیحہ کی سزاؤں پر ہی نظر کرو اور جو عبد را نہیں  
 وارد ہیں غور سے دیکھو قال اللہ تعالیٰ فویل للمصلین الذین عن صلواتہم ساجدون  
 ان نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بچنے میں العزیز نماز میں سسل و  
 سستی علامات نفاق سے شمار کیے گئے اذ اقاموا الی الصلوٰۃ فامواکتالی  
 اور امارات تکذیب سے نمیرے و اذ اقبل لهم ارفعوا الابرکون ویل یوسف علیہ السلام  
 دوسری جگہ اس سے زیادہ تصریح ہے اقموا الصلوٰۃ ولا تکلوا من المشرکین نماز  
 پڑھا کر اور مشرکوں سے مت ہو جاو اسی جگہ سے اور بہت صحابہ تابعین اور امام

وہ جو کہ ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں



تارک صلوہ کو کافر کہتے ہیں اور امام اعظم رحمہ اللہ اگرچہ کافر نہیں کہتے مگر ہمیں دوام کا حکم  
دیتے ہیں اور تارک صوم کی نسبت بھی روایت ابو العلیٰ بن وارث کہ وہ کافر جابر  
القتل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واللہ بن یکترون ان ربیب و البفطہ ولا ینفقونہا فی  
سبیل اللہ فبشر ہم بعذاب الیم جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور اوستے خدا  
کی راہ میں خرچ نہیں کرتے پھر زکوٰۃ نہیں دیتے اور ہمیں بشارت دے ساتھ د کہہ  
دینے والی مار کے یوم بھی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جہا ہجم و جنوہیم و ظہور ہم جہنم  
گر کر گیا جادو بگا وہ سونا اور چاندی و وزخ کی آگ میں بہرے دے جاوینگے اوس سے  
اونکی پیشانیوں اور کروٹیں اور پیٹیں ہڈیاں کتر تم لا نفسکم فذوقوا ما کنتم تکترون فیہ  
اور اسے کہا جادو بگا یہ وہ ہے جو تمہیں جمع کیا اپنی جانوں کے لیے پس حکم جو تم جمع کرتے  
تے اور بعد بیان فرضیت حج کے ارشاد ہوتا ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین  
اور جو کفر کرے پس تحقیق خدا بے پروا ہے سب جہان سے اور سرور عالم ہے اللہ  
عبد سلم معاذ رف کو وصیت فرماتے ہیں کسی شے کو نہ اکا شرکاب مت نہیں اگرچہ تو  
قتل کیا جائے اور عیلا یا جاوے اور ان باب کو ناراض نہ کر اگرچہ بچے تیرے  
اہل و مال سے نکلنے کا حکم دین اور نماز فرض قصد اگر گزشتہ حیوڑ کہ جو نماز فرض قصد  
ترک کر گیا عہد خدا اوس سے بے قرار اور دور ہو جاوے گا اور اگر شراب مت پی کہ وہ  
مہر پر کاری کی ہے اور اپنے نفس کو مصیبت سے دور رکھ کہ مصیبت سے غصہ  
خدا کا ناز ہوتا ہے اور کافروں کے سامنے سے مت بھاگ اگرچہ تو گ جلاک  
ہو جیا وین اور جب آدمیوں میں موت پڑے اور تو انہیں مونا بہت رہ اور تو مگر ہی  
اپنی عیال پر صرف کر اور اوسے اپنی لاشی ادب کے لئے مت از سہا یعنی تادیب کے  
لیے تار تارہ اور انہیں خدا کے حق میں ڈرا اور فرماتے ہیں سات مصلحتوں ہلاک  
کر جو ان سے جہناب کر و شرک باللہ اور جادو اور قتل اوس جان کا جسکا قتل اللہ  
کے حرام کہ مگر ساتھ حق کے اور سود خوری اور اکل مال یتیم اور کافروں کی لڑائی  
کہ مدت بختہ مت بلے سے جو بیہ میرنا اور پارنا مسلمان اور ہر کاریہ و غافل عورتوں کو زنا



کا عیب لگانا اور فرماتے ہیں خدا کے نزدیک کوئی گناہ بد خلقی سے بڑا نہیں  
 اس لئے کہ بد خلق کسی گناہ سے نہیں نکلتا مگر دوسرے میں پڑتا ہے دوسرے حدیث میں  
 آیا ہے خلق بد اعمال کو اس طرح خراب کرتا ہے جیسے سرکہ شہہ کو ابلیح بد نیا کے حدیث  
 میں ہے اہل کوتاہ کرو اور اپنی اہلین آنکھوں کے سامنے رکھو اور خدا سے حق  
 فرماتے کا شرمناؤ اور فرماتے ہیں قیامت کے دن ربا کار کو پکار نیگے اسے فاجر اسے  
 غادر اسے کافر اسے ناس تیرا عمل گم گیا اور اجر تیرا ضبط ہو گیا اپنا اجر اس سے لے  
 جسکے لئے عمل کرتا تھا اور فرماتے ہیں دنیا اسکا گھر ہے جسکے لئے گھر نہیں اور اسکے  
 لئے وہ جمع کرے جسے عقل نہیں اور فرماتے ہیں اگر دنیا اللہ کے نزدیک مجھ کے  
 بازو برابر قدر رکھتی کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ نہ پلاتا اور فرماتے ہیں جاپلوسی  
 اخلاق مومن سے نہیں مگر طلب علم میں اور فرماتے ہیں جسکے دل میں ہرزہ برابر  
 کبر ہوگا بہشت میں نہ داخل ہوگا اور فرماتے ہیں قیامت کے دن خدا میں شخصوں کی  
 طرف نظر رحمت نہ کرے گا اور نہ او نہیں پاک کرے گا اور اس کے لئے دردناک مار بھی ہوگا  
 زانی اور جھوٹا بادشاہ اور مفلس شکر اور فرماتے ہیں میں تیرے خیر میں ہلاک کر دوں اسے میں  
 سخیل سطاع اور مہومی متبع اور اچھا جاننا آدمی کا اپنی جان کو اور فرماتے ہیں حساب  
 حس اور تمیمہ اور کمانت مجھے نہیں اور نہ میں اولسے ہوں یعنی مجھے اور ان  
 لوگوں سے کچھ علاقہ نہیں اور ایک حدیث میں آیا جو شخص میں روز سے زیادہ  
 مسلمان کو چھوڑے گا دوزخ میں جاوے گا اور فرماتے ہیں غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے  
 جیسے ایلو اسشد کو اور فرماتے ہیں نشان منافق کے تین ہیں اگرچہ روزہ رکھے روز  
 نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان گمان کرے جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے  
 اور جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب ایمان کیا جاتا ہے نیابت  
 کرتا ہے اور فرماتے ہیں سخی خدا سے قریب لوگوں سے تیرے بہشت سے  
 قریب دوزخ سے دور ہے اور سخی اللہ سے دور لوگوں سے دور بہشت سے  
 دور دوزخ سے قریب ہے اور فرماتے ہیں لعنت کیا گیا منہ دیار کا اور لعنت



کیا گیا بندہ درہم کا اور فرماتے ہیں جو حاجت سے زیادہ عمارت بناوے قیامت  
 کو اوسکے اوٹھانے کی تکلیف دیا جاوے گا اور فرماتے ہیں جو رحم نہیں کرتا رحم نہیں  
 کیا جاتا دوسری حدیث میں ہے رحمت نہیں کہنچ لیجانی مگر بد بخت سے اور  
 پروردگار تقدس و تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں قسم مجھے اپنی مغرت کی اپنے  
 بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہ کروں گا دنیا میں مجھے دے گا تو قیامت کو  
 اس سے نڈر کر دے گا اور جو دنیا میں مجھے نڈر ہوگا قیامت کو خوف میں ڈالوں گا اور  
 فرماتے ہیں قسم اوسکی سیری جان جسکے قبضے میں ہے کوئی بندہ ایمان نہیں لاتا  
 یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بہائی کے لیے جو اپنے لیے دوست رکھتا ہے اور  
 فرماتے ہیں کیا نہ بتا دوں تمہیں تین بڑے گناہ خدا سے تعالیٰ کے ساتھ نہیں  
 کرنا اور مان باب کو ناراض کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور فرماتے ہیں صدق نیکی  
 طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی بہشت کی طرف اور تحقیق آدمی سچ بولتا ہے یہاں  
 کہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ فحور کی راہ دکھاتا ہے اور فحور دوزخ کے اور  
 آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے اور  
 فرماتے ہیں آدمی کے پاس نامہ اعمال اوسکا کہلا ہوا لایا جاوے گا عرض کرے گا  
 میرے رب فلاں فلاں نیکیاں کہ بننے کی تمہیں کہاں گئیں کہ میرے نامے میں  
 ہیں ارشاد ہوگا بسبب غیبت کرنے میرے کے لوگوں کو جو ہوئیں اور خالق کو  
 فضیحت کرنے والوں اور غیبت لگانے والوں کی نسبت فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں  
 کٹھن کے چہروں میں اوٹھاوے گا اور مسلمان پر لعنت کرے گا اے کی نسبت وارد  
 ہوا اگر وہ مستوجب اوسکا نہیں اس پر لعنت لوٹ آتی ہے اور یہی مضمون تکفیر  
 مسلمان کے باب میں آیا ہے اور فرماتے ہیں ہر شخص کہنے والے کو جنت میں جانا  
 حرام ہے اور فرماتے ہیں بہت منغوض خدا کو بہت جھکرنے والا ہے اور فرماتے  
 ہیں جب تو سے مرد کو کہتا ہے لوگ ہلاک ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک  
 ہوئے والا ہے اور فرماتے ہیں جو دنیا میں دو رو ہوگا قیامت کو اوسکی دو زبانیں



ایک سے ہو دیگی اور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے جب نامتق نہ  
 کیا جاتا ہے اور فرماتے ہیں زیادہ گناہگار لوگوں میں زیادہ بیودہ گوشت ہے اور نامحرم  
 عورت کو دیکھنے کے باب میں فرماتے ہیں شیطان کے تیرون سے ایک مسموم تیرست  
 اور فرماتے ہیں قیامت کو سخت تر لوگوں کے عذاب میں تصور میں ایک روایت  
 میں آیا اونسے کہا جاوے گا زندہ کرو جو نمٹے پیدا کیا اور جو سر باز کے حق میں فرمایا گیا  
 اوس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت میں ڈبو یا اور کہو تر باز کو کہ کہو تر کے پیچھے جاتا تھا  
 کہا شیطان اپنے شیطان کے پیچھے لگا ہے اور فرماتے ہیں جو زین حایض یا عورت کے  
 پیچھے سے جماع کرنے یا کاہن کے پاس جادو سے اور اوسے سچا جانے تحقیق منکر ہو  
 اوسکا جو محمد علیہ السلام پر اتارا گیا اور فرماتے ہیں جیسے قوم لوط کا ساعمل کرنے پاؤ  
 تو فاعل او یفعل پر دو نو نکو قتل کرو اور جو چار پائے سے جماع کرے تو اوسے  
 اور اوسکے ساتھ چار پائے کو بھی مار ڈالو اور فرماتے ہیں مان باب کی ناراضی سے  
 اپنے کو سچا و تحقیق بہشت کی خوشبو کہ ہزار برس کی راہ سے سونگھی جاتی ہے قسم خدا  
 کی نہ سونگھیگا مان باب کو ناراض کر دیا اور نہ قطع رحم کر دیا اور نہ بوز ہازی  
 اور نہ تکبر سے ازار کہیں چلنے والا جزین نسبت کہ بڑائی خدا کے لیے ہے جو ساری جان  
 کا پائے والا ہے اور فرماتے ہیں خدا کی رحمت نہیں نازل ہوتی اوس قوم پر  
 جنہیں قاطع رحم ہوتا ہے اور جو عورت مباشرت سے انکار کر کے شوہر کو ناراض  
 کرتی ہے اور سکی نسبت فرماتے ہیں کہ فرشتے صبح تک اوس پر لعنت کرتے ہیں  
 ابن عباس رحمہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محنت مردوں اور اون  
 عورتوں پر کہ مردوں کے ساتھ تشبیہ کرتے ہیں لعنت کی آپ فرماتے ہیں جس نے  
 اپنے سمسائے کو ایذا دی پس تحقیق اوس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھ پر ایذا  
 دی پس تحقیق اوس نے خدا کو ایذا دی اور فرماتے ہیں واصل وہ نہیں جو نیکی کے  
 بدلے نیکی کرے بلکہ واصل وہ ہے کہ جب اوسے قطع رحم کیا جاوے واصل کرے  
 بدی را بدی را بدی را مل باشد جزا ہا اگر مردے احسن الے من اسامہ اور فرماتے



بین تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی اہل کے لیے بہتر ہے اور میں تم میں اپنی اہل کے لئے  
 بہتر بن اور نہ ملنے میں بدتر تم میں وہ ہے جو تمنا کہتا ہے اور اپنے لونڈی غلام کو  
 بتاتا ہے اور فرماتے ہیں آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس دیکھ کس کے  
 ساتھ دوستی رکھتا ہے و نسیم ماقال العارف الرزقی اپنی است در شواذ اختلاط یارب  
 یارب بدتر بود از مار بدتر مار بدتر تھا جین بجان زندہ یارب بدتر جہان و ہر ایمان زندہ  
 اور فرماتے ہیں بدگمانی سے دور ہو کہ بدگمانی سب باتوں سے زیادہ جہولی ہے اور  
 لوگوں کے عیب تلاش نہ کرو اور آپس میں حسد نہ کرو اور نفس نہ کرو اور باہم پیہر نہ پھرو  
 یعنی قطع اسیت مکر و در کے بند سے آپس میں بہائی ہو جاؤ اور فرماتے ہیں جو ہمارے چوٹے  
 پر رحم نہ کرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے ہم سے نہیں ایک روز آپ نے یاروں سے پوچھا غفلت  
 کون ہے عرض کیا جو مال و متاع نہ کرے اور فرمایا میری امت سے غفلت وہ ہے کہ قیامت  
 کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ حاضر ہو اس حال پر کہ اسے گالی دی اور  
 اسے تہمت زنا کی لگائی اور اسکا مال کھایا اور اسکا خون پیا اور اسے مارا نیکیاں دیں  
 ان لوگوں کو دیجاوین جب نیکیاں تمام ہو جاوین اور حقوق باقی رہیں مظلوموں کے  
 گناہ اوپر ڈالے جاوین پس و دوزخ میں ڈالا جاوے اسبطرح سب معاصی اور  
 گناہوں کی نسبت وعید شدید وارہ داورا و پیر سخت منراہین مقرر ہیں باوجود اس کے  
 نفس کو خواہشوں سے نہ روکنا اور اس کے تھوڑے مزے کے واسطے بڑی بری  
 مصیبتیں اور دوزخ کی تکلیفیں گوارا کرنا زری نادانی اور حماقت ہے بلکہ ان حرکتوں  
 سے دنیا میں ہی ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہر ذی عقل ایسے لوگوں  
 کو بدروپہ اور برا سمجھتا ہے اور اوپر طعن و تشنیع اور ملامت کرتا ہے بہت بدکار کیسوں کی  
 و ہول جونی اور گالیاں کہاتے ہیں اور جو آپ کو بہت دوستیہتے ہیں وہ ہی اہل  
 خیمشات کے کہ اکثر زندیوں کی باندیاں اور قوم کی کولنیں اور چاریاں ہوتی ہیں  
 ہزار طرہ کی خوشامد اور چالوسی کرتی ہیں اور نخرے اور غمزے اوتھاتے ہیں نہ ان  
 باتوں سے عزت جاوے نہ اونکی ریاست میں شبہ لگے شراب خواہ کیسی متعفن حیر



جسکی بدبو سے طبایع سلیمہ کو سون بہا گئی ہیں زہر مار کرتے اور اوسکے نشے میں بہک  
 کر لوگوں کو اپنے پرہیزگارانہ ہیں اور اقبونی ایک کڑوی چیز کہا کر پہلے تنگے بدن کو گسست  
 اور عقل کو ضعیف کر دیتے ہیں اور بینک میں عجیب و غریب حرکتیں کرتے ہیں چورون  
 اور چورایون کی ذلت اور ہنگیرون کی حماقت اور نادانی اور لوگوں کی نگاہ میں  
 بی قدری آفتاب نمبر و نہ سے اظہر ہے اور قیامت کی رسوائی اور خرابی اس سے کمرون  
 درجہ بدتر اور آرمکاب معاصی با اعتماد اسکے کہ خدا رحیم و کریم ہے ہم کس قدر گناہ کریں  
 وہ اپنے فضل و کرم سے بخش دے گا اور ہمارے پیغمبر شفیع المدین ہیں شفاعت کر کے  
 بخشوا لینگے اور مدد ازہ توبہ کھلا ہے وقت مرگ ہم توبہ کر کے گناہوں سے پاک  
 ہو جائیں گے سخت جہالت اور حماقت ہے جس طرح خدا کا رحم و کرم نہایت نہیں کہتا  
 اوسکا غضب اور غصہ بھی بہت سخت ہے رحمت پر ہر وسوسا کر کے گناہ کرنا اور اوس کے  
 قہر و غضب سے نہ ڈرنا حماقت کا مقتضی ہے اور اوسکی قدرت پر اعتماد کر کے زمینہ کھانا  
 اور رحمت پر اعتماد کر کے ورطہ معاصی میں پڑنا نرا جنون و بالجنو لیا ہے کیا رحم و کرم  
 اوس پر واجب ہے اور وہ قہر و غضب نہیں کر سکتا حضرت رسالت فرماتے ہیں الی  
 ارے مالا ترون و اسمع مالا تسمعون میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو  
 تم نہیں سنتے اطباء السماء و حق لہا ان ناطا آسمان رویا اور اسکے لیے رونا واجب کیا  
 گیا و الذی نفسی سیدہ ما فیہا مویض اربعۃ اصابع الا و ملک واضح حینہ ساجد اللہ قسم  
 اوسکی میری جان جسکے قبضہ قدرت میں ہے آسمان میں چار انگشت جگہ نہیں مگر  
 ایک فرشتہ اپنی پیشانی پر کسے خدا کو سجدہ کر رہا ہے واللہ لو تعلمون ما اعلم شیخاکم  
 قلیل و لعلیکم کثیر اخدا کی قسم اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تمہوا ہنستے اور بہت  
 روتے و ماتلذوتم بالنساء علی الفرشات و لبحرتم الی الصورات تجارون لے اللہ  
 اور عورتوں کے ساتھ بچھو فون پر لطف نہ اوشالے اور جنگلون کی طرف خدا کی  
 جناب میں فریاد و زاری کرتے نکل جاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف  
 سے شب و روز کانپا اور وبا کرتے یک روز جبریل علیہ السلام پیام لائے لے



ابراہیم اس قدر کیون رہتا ہے کہ میں نے دوست کو دوست سے دُست سے دیکھا ہے  
 کھائے جبریل جو وقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہوں سب دوستی ہوں جاتا ہوں اس طرح  
 تمام انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقررین اس کے خوف سے بید کی طرح کانپتے ہیں ہر چند سرور  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب شفاعت عنایت ہوا اور شفاعت آپ کی کیا ہو  
 صغائر کو شامل لیکن بعض مسلمانوں کا ارتکاب معاصی سے دوزخ میں جانا اور بعض کا  
 شفاعت آپ کے اس سے نجات پانا بھی ثابت کیا قرآن و فریغ میں جلتا اور فریغ  
 و حمیم کہانا پینا اور طرح طرح کی مصیبتیں جن کا ایک ستم اہل دنیا پر تقسیم کیا جاوے ایک  
 بھی زندہ نہ بچے اور نہانا سہل سمجھتے ہو کہ بخوف و خطر خدا اور رسول کی نافرمانی اور شیطانیان  
 اور نفس امارہ کی فرمانبرداری کرتے ہو تمام عمر کا عیش و عشرت ایک ساعت کے بیچ  
 و مصیبت دنیا سے مکر رہو جاتا ہے دوزخ کے عذابوں اور تکلیفوں سے کرب مقابل  
 ہو سکتا ہے پھر اس تھوڑے آرام و راحت کے لئے ایسی سخت مصیبتیں گوارا کرنا دانا فی  
 ہے یا نادانی سوا اسکے شفاعت واسطے نجات کے مشروط بایمان ہے یہ کس طرح  
 معلوم ہوا کہ باوجود اصرار معاصی وقت موت تک ایمان قائم رہے گا اکثر گناہوں سے  
 انجام کو ایمان جاتا رہتا ہے شیطان جس نے انہی ہزار برس عبادت و ریاضت  
 کے بسبب تکبر کے تمام خلق سے بدتر ہو گیا اور نبی اسرائیل کہ پیروں کی اولاد  
 تھے خدا و حب دنیا اور دوستی مال و جاہ کے سبب حضرت رسالت عالیہ افضل  
 الصلوٰۃ و التحیۃ پر ایمان نہ لائے اور قرآن میں صاف ارشاد ہوتا ہے اشجارہ بکار ہوگا  
 بیہ ہوا کہ انہوں نے خدا کی آیتیں جہلًا میں تم کان عاقبہ الذین اسافوا ان  
 کذیہ ابایات اللہ تو بہ آج سے کل آسان نہو گی اب دیدہ سے وضو کر کے جناب  
 الہی میں رجوع کرو کیا عجیب ریاضے رحمت جوش ماریے اور لوث مصیبت سی پاک  
 کر دے۔ رنہ بڑ گناہ کی جس قدر زیادہ رہے گی زیادہ سخت ہوگی جب کل سخت ہوگی  
 گے دوسرے دن پرنالو گے یہاں تک کہ موت سر نہا گمان آجاو گی پھر حسرت و توبہ  
 کے سوا کچھ حاصل نہوگا اور گور میں باقیاست کو اگر لاکھ بار توبہ کر دے کوئی نہ سنے گا



بلکہ کٹا ہون پر یہی امر ہے تو دنیا کا عیش و عشرت بھی جسکے لیے عذاب آخرت کو ادا کرتے ہو قریب الزوال ہے وہ وقت نزدیک ہے کہ سرخ آندھی اور زلزلہ آوے اور کچھ لوگ زمین میں دھنس جائیں اور بعض کی موتیں مسخ ہوں اور آسمان سے پتھر برسین ترمذی کی حدیث میں وارد اذا اتخذ النبی ودلا والمانۃ منتھا والزکوۃ سفر ما و تعلم بغیر الدین و اطاع الرجل امرأۃ و عقی امرأۃ و ابی سعد جندہ و انفسی اباء و ظہرت الاصوات فی المساجد و ساد البقیلۃ فاستم و کان عجم القوم ازولہم و اکرام الرجل مخافۃ شرہ و ظہرت الفیثات و الممارف و شربت الخمر و احن آخر ذہ الالۃ اولہا فالقبول عند ذلک یہ کما حمراء و زلزلہ و خسفا و سحبا و قد فاد آیات تنایہ النظام قطع سلک فقیہان یعنی حب غنیمتین و ولتین اور امانت غنیمت اور زکوۃ تاوان قرار و بجا سے اور علم حاصل کیا جاوے نہ واسطے دین کے مرد اپنی عورت کی فرمانبرداری اور مان کو مارا اور یار کو نزدیک اور باپ کو دور کرے اور مسجد و عین لوگ چلا کر یہود و باتین کریں اور فاسق قبیلہ اونکا سردار اور اراذل قوم اونکا کفیل ہو اور مرد بخون او سکی شرارت کے تعظیم کیا جاوے اور گانے والی نوذبان اور باجی ظاہر ہوں اور شرابیں پیے جائیں اور اس امت کے پچھلے اگلوں پر لعنت کریں تو ان امور کے نزدیک انتظار کرو سرخ آندھی اور زلزلے اور زمین میں دھنسے اور صورت بدلتے اور آسمان سے پتھر گرنے اور قیامت کی نشان دہی کا کہ ایک بعد دوسرے کے پہنچیں مانند لڑائی کے جسکا فوراً کٹ جاوے پس پے درپے کریں یعنی اشیاء سے نظیر سلسلہ نو یہ سب علامتیں اس زمانے میں موجود ہیں اب بھی ان حرکتوں سے باز آو اور خدا سے بڑا اور اندھون کی طرح چاہے ضلالت میں مت گرو اور ان نصیحتوں میں خشک نہ کرے کلیجہ موندہ کو آتا ہے اور خوف سے تپہ پٹا جاتا ہے مت ہنسو خدا تمہارے مجھے اور میں ان بلاؤں اور دنیا و آخرت کے سب عذابوں اور مصیبتوں سے بچاؤے اور شیطان اور نفس مارو کی پیروی سے بچا کر طریق مستقیم شریعت اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رہے اور وقت آخر ایمان کے ساتھ اوٹھا کر اس جناب کے



شفاعت اور انواع کرامت سے مشرف فرما دے وہ جو بان بابتہ جد برو علی بابا  
 قدیر و سوان فسرقتہ جامع عیوب تا لم یعی نفس امارہ اس تنگ نبی آدم کا کہ  
 بابتہ اس جامعیت کے محکمہ باعث بین سبہ رات بن شیطان کی خدشگاری گریہا ہے  
 ایک دم باد مونس کی طرف راغب نہیں ہونا شب و روز غفلت میں گرفتار ہے اور تنگ  
 کاموں سے یہ روز و شب کہنا ہے یا سونا ہے چاہیے اس حال پر تنگ  
 لے نفس سرکش فو شرارت سے باز نہیں آتا اور ہر وقت نیاز تنگ رہتا ہے چون  
 کہ بندہ بیشوی سگ بیشوی بہ سخت تر پیوند و بدرگ بیشوی چون شدت فی سیر مردار  
 شدی بہ پیچہ افتادہ دیواری شیبہ پس سے مرزا رو دیگر دم کے ہلکے کنی در  
 شیران خوش تگ بہ ہر چند خدا و رسول کو شفیق داتا ہون اور سکرات موت اور گور کے  
 سختی اور محشر کے ہولوں اور دوزخ کے عذابوں سے ڈرانا ہون اپنی شرارت اور کبر  
 نخوت سے ہاتھ نہیں اٹھاتا لے نادان تو دوزخ پر دہ کر اس قدر مغرور ہوا کہ شہرین  
 کسی کو اپنے برابر نہیں جانتا و ستار خواجگی سر پر رکھ کر خلق خدا کو حقیر سمجھتا ہے اور اوپر  
 طر حطر سے طعن و تشنیع کرتا ہے تو ہی کتب و رسبہ منطلق و فلسفہ پڑھتا ہے معلوم نہیں  
 غرض تیری اس سے کیا ہے اور بہت گناہوں میں مبتلا ہے اور جسے بچتا ہے مجھے سمجھ  
 اعتماد نہیں خدا جاسے کیلئے باز رہتا ہے لے احمق اپنے عیب نہ دیکھتا اور لوگوں کے  
 عیوب پر نظر کرنا کب روا ہے بلکہ مسلمان حکم آئینہ میں ہیں و تحقیقت وہ تیرے عیب  
 ہیں جو انہیں دیکھتا ہے ہر چند تو کہتا ہے مجھے مسلمانوں پر حق و تشنیع اور اذنی  
 عیب جوئی قصود نہیں بلکہ صرف خیر خواہی و نصیحت منطور ہے لیکن مجھے تیرے مکر و فریب  
 و خیالہ و غفلت سخت اندیشہ ہے شاید اس پر سے میں اپنا کام نکالتا ہے احمد بن  
 ارمہ بنی یہ فرماتے ہیں ایک سال انیس نے جہاد کی رغبت دلائی میں نے سو پچا ہجرت  
 اس سے آگاہ ہوا سو فرماتا ہے یقیناً اس رغبت میں کچھ نہیں ہے کہ اسے نفس اگر  
 تنہا ہے گھر اس جیل سے شہر و ان اور بازاروں کی سیر اور لوگوں سے ملاقات  
 کیا جاتا ہے تو میں مشکل کی راہ سے چلوں گا اور کسی سے ملاقات نہ کروں گا اس پر بھی

۴۲



راجی ہو گیا پہر کیا ہے تہیاری دشمن سے لڑو لگا اور سب سے پہلے اپنی جان خدا کی راہ  
 میں قربان کرو لگا یہ بھی منظور کر لیا اور صوفت میں جبران ہوا اور جناب الہی مد جس  
 کیا الہی تیرا کلام سچا ہے اور میرا نفس جھوٹا ہے اور میں مکر و فریب سے آگاہ فرما عنایت  
 اکی نے اوسکی غرض تیرے سچ کیا کہ احمد میری کسی خواہش پر عمل نہیں کرتا رات دن تیری  
 میں مجھے قتل کرنا ہے کاش میدان میں مارا بولن کہ ہر روز کی موت سے نجات اور  
 لوگوں میں شہرت اور عزت پاؤں اسی نفس پوش علیہ السلام بآن عظمت تمام فرماتے  
 ہیں و ما ابرئى نفسى ان النفس الامارة بالسوء میں تیرے مکر و فریب سے کیونکر بچوں  
 خطر ہو جاؤں خواجہ ابراہیم خواص رحمتی ملک روم میں ایک راہب کو کہ شریک  
 سے رہبانیت اختیار کی تھی دیکھا فرما رہبانیت چالنیس برس سے زیادہ نہیں کہا  
 اے ابراہیم اپنے نفس کو بند کیے اور خواہشوں کو روکے بیٹھا ہوں تا اس شوریدہ  
 سر کے سر سے خلق کو بچاؤں یہ رہبانیت نہیں بلکہ سگھائی ہے اے ابراہیم کسی  
 سے کام نہ کر کہ اپنے نفس کی فکر اور اس سے غافل مت ہو کہ ہوسے نفس سرور  
 نئی طرح کا لباس پہن کر دھوکا دیتی ہے ہزار طرح اس دم سنگ کو سنوارے کجی ست  
 باز نہیں آتی اور ایک دم کی غفلت میں زنجیریں توڑ کر قابو سے نکل جاتی ہے  
 ہمارے ناخن سے کاٹنا سہل ہے اور اس گمراہ کو راہ پر لانا سخت مشکل ہے  
 شیر سے دان کہ صفحہ بشکندہ شیر آن باشد کہ خود را بشکندہ اسی لیے مردن دین  
 اس سے جوشیار رہنے ہیں اور اوپر قمر و عتاب اصل کار سمجھنے میں ایک بزرگ فرماتے  
 میں مخالفت نفس مارا کار ہے اور جو اسے شمشیر ریاضت سے ہلاک کرتا ہے مراد کو  
 ہو نچتا ہے من قتل نفسه فانما دنیہ کسی نے خواجہ جیندرم سے پوچھا وصل کسے کہنے  
 میں فرمایا ترک ہو اور ہوس کو خواجہ ابو تراب بخشی سے پوچھا تو یہ کیا ہے فرمایا ہوا  
 ہوس چوڑنا لکھتا ہے فرماتا ہے ولا تطع من اغفلت قلبه عن ذكرنا و انبع ہواہ و  
 کان امرہ فرطا و سکی پیروی نہ کر جسکا دل مجھے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور اپنی  
 خواہش پر جلا اور کلام اوسکا صابغ ہو گیا افرست من اتخذ الہیہ ہواہ کیا تو نے اوسے

جو کلام خداوندی ہے اسے سچا کہہ کر چلنا چاہیے  
 جو کلام بشری ہے اسے جھوٹا کہہ کر چلنا چاہیے

دیکھ رہے تھے اپنی خواہش کو اپنا خدا سمجھ لیا بلکہ اسے اللہ ہی سمجھ لیا کہ ان  
 نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور تابع الہی نہیں تھے بلکہ عن سبیل اللہ خواہش کی  
 پیروی نہ کر کے خدا کی راہ سے تھجہ بکا دی تھی اور تابع ہو کر پیروی اور اپنی خواہش پر  
 چلے گئے اس نے ہلاک کر دیا واما من خاف مقام ربہ وہی النفس عن اللہ سے  
 فان الجنة ہی المادہ اور جو خدا کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو  
 خواہش سے روکے پس بیشک بہشت ہی اور سکنا گاہ ہے اور حدیث میں وارد ہیں  
 چیزیں آدمی کو ہلاک کر دیوالی ہیں بخل اور عجز اور عجز العلوم رحم عائشہ میرزا عبد  
 بلالہ میں ثابت کرنے میں کہ ہوا سے نفس غلطی کا سبب ہے اگر باضت سے یہ  
 آفت زائل ہو تو فطرت انسانہ بے قواعد منطبق اور اک میں خطا نہ کرے بعض کا بیان  
 منقول ہے نفس کا پیر و اگر آسمان پر اور تائب خدا سے دور ہے سرکہ این  
 سگ را کند بندہ گران ہذا خاک او بہتر خون دیگران ہذا بر اہم خواص کہنے میں  
 مینے بیاد پر بہت اتار دیکھے نفس نے خواہش کی چکیہ تو کہتے تھے نہ کہائے ناگاہ ایک  
 شخص دیکھا ہزاروں بڑوں اور سکے بدن سے پٹنی میں اور گوشت اور سکا نوچ کر  
 کہ اتنی بین قریب جا کر سلام کیا کہا و علیک السلام با ابراہیم بینے شجیب جو کر کو کھانا  
 اتنے مجھے کس طرح پہچانا فرمایا جو خدا کو پہچانتا ہے ہر شے کو جاننا ہے یہ کہنا  
 کامل لیا آتے ہو دعا کیوں نہیں کرتے کہ خدا تیرے لئے بدترین دور کرے فرمایا  
 اے ابراہیم تو بھی خدا سے ایک حالت رکھتا ہے کہ یہ دعا نہیں کرتا کہ  
 تجھے آسمان کی تیرے دل سے دفع ہو اے ابراہیم ختم ہو گا اس عالم میں  
 اور تو تم خواہش کا اور عالم میں ہے ایک کا ہاں کے نفس نے کسی کہانے کی  
 لذت بہت کی اتفاقاً وہ شے اوسے وقت میں ہو گئی تیس برس تک زبان پر  
 نہ تھی بعد تیس برس کے سرور عالم میں اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اجازت  
 دی اور سوقت کہا ابی پر نفس کو دوسرے کہانے کی خواہش پیدا ہوئی فرمایا  
 اے احمد اگر تیس برس تو فرما دے تو شاید حضرت حکم دین اور بے حکم ہو سکے



سو برس تک تیرے کہنے پر عمل کرونگا عتہ الغماور رحم سے عبدالواحد بن زید سرخ  
 کہا فلان شخص وہ کام کرتا ہے جو مجھے نہیں ہو سکتا فرمایا وہ روکھی روٹی ورنہ  
 چوہا ورنہ کے ساتھ کہنا ہے اگر تو بھی چوہا سے چوہا دے اس کے برابر ہو جاوے  
 اور دن سے غیبہ روح نے کہی کچا کھانا نہ کھایا اور شہداء ابانی نہ پیا نمبر و محبوب میں  
 خشک کر کے کھاتے اور پانی گرم کر کے پیئے ایک کامل کے نفس نے گناہ کی  
 خواہش کی گرم ریت پر لیستے اور فرماتے اے نفس ریت کی گرمی کا تجھے تحمل نہ  
 ہو سکتا ورنہ کی حرارت کہ اس سے کوہ ورون درجہ سخت ہے کس طرح اوتھا و بگا  
 آصف بن قیس چراغ پر انگلی رکھتے اور فرماتے اے نفس تیرے فلان روز یہ کام  
 اور فلان دن یہ کام کیا احمد بن موسیٰ حضرتی نے نفس کی خواہش سے ایک نوار  
 گرم روٹی کا ٹوٹہ میں رکھ لیا فوراً تھوکر یا اور روکر کھا خدا یا شاید تجھے مجھ پر عذاب  
 منظور ہے کہ خواہش کو عمیر سسلط کیا ہے توبہ کرتا ہوں معاف فرما مالک بن حنیف رحم  
 فرماتے میں بیٹے بازار بصرہ میں ایک تیکاری بکتے دیکھتی نفس نے خواہش  
 چاہی نیک برس ہوے آتشک نہیں کہانی حسان بن سنان رح نے ایک کٹر کی دیکھ  
 کر پوچھا کسے بنائی ہے پھر نفس سے کہا تجھے اس کے پونچھنے سے کیا حاصل قسم خدا  
 کی تجھے اس حرکت کی نراؤ دھکا اور سال بہر روزہ رکھو گا ابو طلحہ رحم شمس تان میں  
 نماز پڑھتے تھے اس کے خیال میں رکعتوں کی گنتی بھول گئی باغ خیرات کر دیا  
 حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر گھوڑوں کے دیکھنے میں قضا ہوئی سب  
 گھوڑے قتل کرادیئے تمیم داری کی ایک رات سونے میں نماز شب قضا ہوئی اور  
 ہر ماہ میں سال بہر نہ سوئے ایغیر خواہش نفس اصل سب بلاؤ کی اور جبرست گناہوں  
 کی سب قابیل کو اسی نے حسد کی رسی سے جکڑا اور فرعون کو جب ریاست کے  
 حال میں پہنسا موسیٰ علیہ السلام خیر پر دو اعتراض کیئے صحبت برہم نہ ہوئی تیسرے  
 میں خواہش کی بویالی گئی بوسنت لا تخت علیہ اجرا جدائی کی تمیری نہ فریق  
 بینی و بینک زلیخا کو خواہش نے محتاج اور یوسف م کو ترک ہوانے صاحب تاج

جو یہ خواہش ہے جو یہ خواہش ہے جو یہ خواہش ہے

کر دیا ابتدا پر چڑھی کی اسی غصہ سے سب شیطان سبے مدد اسکے دخل نہیں پاتا  
 اوسے ہی اسی نے آدمی کبر و نخوت میں ہلاک کیا شیطان اگر چہ رگ و پے میں  
 دخل کر سکتا ہے مگر دوزخ و بیرونی ہے اور یہ گھر کا بیدری اور دشمن درونی اور خداوت  
 اوسکی ظاہر اور اسکی پوشیدہ ہے اور چہا دشمن ظاہر دشمن سے بدتر کہ آدمی اوس سے  
 ہوشیار رہتا ہے اور یہ دھوکے میں ہلاک کرتا ہے ہر وقت گہات میں رہتا ہے  
 جب فرصت پاتا ہے بصیرت پر پردہ ڈال کر راہ حق سے ہٹا دیتا ہے بلکہ یہ محبوب ہے  
 اور انسان دشمن کی بات نہیں سنتا اور محبوب کی بات بے تامل قبول کرتا ہے حالانکہ  
 یعنی و بصیرت منور صلاح فرماتے ہیں علیک بفک فان لم تغلما شغلک سے ترا  
 بانفس کا فرکیش کا رست + بدام آرش کہ او طرفہ شکار بست + گرت مار سب  
 در آستین است + بہ از نفسی کہ با تو ہنشین است + آدمی کو چاہیے ہر وقت اس مکار  
 و غابازت + ہتیار رہے اور زجر و توبیخ اور نصیحت و ملامت اور نندید و عتاب اور قہر  
 عذاب سے ہر طرح ہوسکے قابو میں لاوے ۱۰ نفس فرعونیت اور اخوار کن +  
 تانیار و یاد از کفر کن + دشمن راہ خدا را خوار دار + دوز را سیر منہ بردار + اور  
 اوسکے خلاف ہر کمر مضبوط باندھے اور لگام تقویٰ اوسکے مونہ میں دے بہان نک کہ  
 سرکشی اور شرارت سے باز آوے اور حق کا مطیع اور منقاد ہو جاوے اوسوقت  
 اوسکی تعذیب سے ہاتھ اٹھاوے کہ دشمن کو جب دوستی ظاہر کرے اور ہزار  
 سے باز آوے ایذا دینا مروت سے بعید ہے فان جنوا لاسلم فاجع لہا بان اوسکی  
 دوستی پر اعتماد بھیجا ہے مباد دوست نہ کر و دشمنی کرے ۱۰ بر تو ہنماے دشمن  
 نکمیر کردن ابھی است + پاموس سیل از پا انگند دیور را + ابھر اگر وقت اجابت  
 میسر ہوے دعا کر الہی اس رہزن کو راہ سے اٹھا اور مجھے اسکے مکر و فریب سے بچا  
 + بیات نفس من بگرفت سرتاپاے من + گزگیری دست من لے دانی من +  
 نے ناز و این نفس سرکش جان + کہ عقلمش تواند گرفتن عنان + کہ بانفس شیطان  
 بر آمد زور + نہر و پلنگان نیاید ز مور + بہر وان را بہت کہ را ہی بدہ + وزین شمننا غم

۱۰ دشمن کی بات بے تامل قبول کرتا ہے  
 ۱۰ بلکہ یہ محبوب ہے  
 ۱۰ اور انسان دشمن کی بات نہیں سنتا  
 ۱۰ اور محبوب کی بات بے تامل قبول کرتا ہے  
 ۱۰ حالانکہ  
 ۱۰ یعنی و بصیرت منور صلاح فرماتے ہیں  
 ۱۰ علیک بفک فان لم تغلما شغلک سے ترا  
 ۱۰ بانفس کا فرکیش کا رست + بدام آرش کہ او طرفہ شکار بست + گرت مار سب  
 ۱۰ در آستین است + بہ از نفسی کہ با تو ہنشین است + آدمی کو چاہیے ہر وقت اس مکار  
 ۱۰ و غابازت + ہتیار رہے اور زجر و توبیخ اور نصیحت و ملامت اور نندید و عتاب اور قہر  
 ۱۰ عذاب سے ہر طرح ہوسکے قابو میں لاوے ۱۰ نفس فرعونیت اور اخوار کن +  
 ۱۰ تانیار و یاد از کفر کن + دشمن راہ خدا را خوار دار + دوز را سیر منہ بردار + اور  
 ۱۰ اوسکے خلاف ہر کمر مضبوط باندھے اور لگام تقویٰ اوسکے مونہ میں دے بہان نک کہ  
 ۱۰ سرکشی اور شرارت سے باز آوے اور حق کا مطیع اور منقاد ہو جاوے اوسوقت  
 ۱۰ اوسکی تعذیب سے ہاتھ اٹھاوے کہ دشمن کو جب دوستی ظاہر کرے اور ہزار  
 ۱۰ سے باز آوے ایذا دینا مروت سے بعید ہے فان جنوا لاسلم فاجع لہا بان اوسکی  
 ۱۰ دوستی پر اعتماد بھیجا ہے مباد دوست نہ کر و دشمنی کرے ۱۰ بر تو ہنماے دشمن  
 ۱۰ نکمیر کردن ابھی است + پاموس سیل از پا انگند دیور را + ابھر اگر وقت اجابت  
 ۱۰ میسر ہوے دعا کر الہی اس رہزن کو راہ سے اٹھا اور مجھے اسکے مکر و فریب سے بچا  
 ۱۰ + بیات نفس من بگرفت سرتاپاے من + گزگیری دست من لے دانی من +  
 ۱۰ نے ناز و این نفس سرکش جان + کہ عقلمش تواند گرفتن عنان + کہ بانفس شیطان  
 ۱۰ بر آمد زور + نہر و پلنگان نیاید ز مور + بہر وان را بہت کہ را ہی بدہ + وزین شمننا غم



بنیاد بدہ + بیپا کان کز الہ ششم دوردار بدہ و گزشتہ رفت مندور دار +  
 لے خدای پاک بے انبار و یار + دست گیر و جرم مار + اور گزارد + باد وہ مارا بختنا  
 رفیق + کہ تر ارحم اور دان سے رفیق + ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو + ایکنے از  
 تو صابت ہم ز تو + گز خطا گفتم اصلاحش تو کن + حاصلی تو اسی تو سلطان سخن +  
 کیسیا داری کہ بندیش کنی + گر چه جوی خون بود بندیش کنی + انجمنین مینا گریبا  
 کار بست + انجمنین اکسیر ہزار ہر دست + لے مرہم ریش و لنگاران +  
 چارہ کار خاں کاران + نگذا چنین دلیل و خوارم + از راہ کرم برار کارم + مگر کشتہ  
 مکن مرا ازین پیش + ہمارے رہم بجانب خویش + در وادی عصیت اسیرم + نگذا  
 کہ کشد لب میرم + ہر چند بدو گناہگارم + ہذا لطف تو بس امیدوارم + بخت بدہ  
 ز کردہ خویش + و ز شرم سر سے فگندہ در پیش + چون آمدہ ام بعد از خواہی +  
 نو میدکن مرا الہی + و آخر دعویا ان الحمد للہ رب العالمین + الصلوٰۃ والسلام  
 علی سیدنا و مولانا محمد زالہ و صحابہ جمیع

تقریباً بقصہ محمد چچان محمد فرزند حسن حسن کا پردہ از مطبع صبح سیتا پور بطور خاتمہ  
 خداے وحدہ لا شریک رہا جس جدار و غزوار کی ثنا و صفت انسان سراپا چہرہ و عصیان کو  
 محال ہے لا احدثنی شیئاً غلیک سے قدم آگے بڑھے کیا مجاہد استجاری راہت و تیر  
 کے لئے کیے کیے انبیا اور مرسلین بھیے و زمین پر یہ لکھا گیا خدا صائمہ تیرے سے احمد عیسیٰ شاہ  
 افشار مراد و سر اسلم علیہ و آری و اسی پر سلم جیہ اولیٰ محمد عیسیٰ بن مراد بکرت میں یہ لکھا  
 اختیار بخشا شریعت تو اکاچراغ ہم نہ شگون بہ یہ قدرت کی رہنمائی کے واسطے تیرے  
 علم الیقین پر رکھا و رستی انتقام ممالک بطون کے لئے اولیٰ سے ملک بن اولیٰ انت زکریا  
 و آلہ ان اولیاء اللہ لا خوف الیہ کے خلعت سے سرفراز اور اصفیا و صدیقین و شہداء کو نہ شربت  
 اولیٰک مع انہن انعم اللہ علیہم الیہ سے ممتاز ہیں مامور کیا شائستگی و ملاحیت تو او عالم  
 ظہور کے واسطے اقیقہ شریعت اور علما سے صاحب فضیلت انہما انہن کا تیرے

کو منصب ہدایت و ارشاد دیا کہ جنہوں نے کس کس تشریح و تفصیل سے ہر قسم کی باتیں  
 تفصیل کر کے عام دسی زبان میں شائع کیں اور معاصی اور جہاد کے ترک کی باتیں  
 فرمائیں اور وادہ و نواہی کی بہلائیاں بڑائیاں بتائیں ہم لوگ اپنی شامت اعمال سے  
 ایسی باتیں کب سنتے ہیں اس طرف کمان توجہ کرتے ہیں کوئی عبد نوٹاب نجدی کا طریقہ  
 پسند کرتا ہے کوئی سید احمد خانی وضع پر مبنی ہے کوئی چار ابرو کا صنف یا کر کے قطب الارشاد  
 بنا ہے کوئی غازی و زہرہ چوڑ کر غوثیت کا دعوے کر رہا ہے کوئی مسئلہ تفصیل میں ہی بحث  
 و تکرار کرتے پر اڑا ہے کوئی نفس آمارہ ان النفس لا تارہ بالثور کے فریب میں پڑا ہے  
 غرض کہ علاوہ تفریق شیعہ و سنی کے خاص کر مذہب ہنسنت و جماعت میں کس قدر فرقہ ہونے  
 میں سواد اعظم صراط المستقیم پرست کم قائم رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ اس ضعیف حالت پر رحم  
 فرما اور بگوارہ راست دکھا ابراہیم صراط المستقیم کو شراجابت دے بلکہ راہ راست پر چلنے  
 کی ہموار سادت دے علماء کے بیان میں وہ تاثیر پیدا کر دے کہ کوئی شخص خاص سواد اعظم سے  
 باہر قدم نہ کرے کتب ایت و ارشاد کو وہ اثر دے کہ کوئی مقتضی اپنی جان سے جدا ایک دم کو  
 اب ہم اپنے بردارانی کو یہ مژدہ تازہ سناتے ہیں جو کچھ علمائے امت سے ہدایت و ارشاد  
 و صراط المستقیم کا بیان سنا اور سنتے آتے ہیں اسے آنکھوں سے دکھاتے ہیں اور خیر خواہی کی  
 راہ سے سمجھاتی ہیں کہ کیا جب کا نام ہدایت البریہ ہے نقد جان و فکر خرید لو جو کچھ اسمیں لکھا ہے  
 گوش ہوش سے سنو اور اس پر دل سے عمل کرو جس صلاحت اور گمراہی کی راہ اختیار کی ہے  
 قطعاً چھوڑ دو یہ کتاب ایک فاضل اجل و عالم باہمیل حامی شرع متین شائع دین میں مروج  
 احکام شریعت ماہر علوم طریقت و حقیقت مولوی محمد رفیع علی خان مغفور بریلوی کی محمد  
 دیگر تصانیف کو مدیاد و گار ہے کتاب کے ملاحظہ سے سنی و کوشش سولہ کی آشکار ہے آپ نے  
 نہایت جدوجہد سے ان چند نئے فرقوں کا جو اہل سنت و جماعت میں بالفعل ہو گئے ہیں ابطال  
 فرمایا ہے کفر و ضلالت کے ترک کا سید مارستہ بتایا ہے عام فہم اردو زبان سلیس بیان میں  
 تحریر ہے شستہ سنجیدہ آیات و حدیث کی موافق تقریر ہے آپ ہم کو مختصر حال مصنف مغفور کا  
 بیان کرتے ہیں ان کے سلف و خلف کا ہی حال لکھتے ہیں آپ میں ابن میں اور عالم خاندانی تشریف



خاص شہر میں کچھ پتے کے والد ماجد مولوی رضا علی صاحب بہت بڑے مالدار و مہتمم تھے  
 تھے خدا نے دولت دین و دنیا سے مالا مال کر دیا تھا ان کے والد ماجد مولوی صاحب نے جو کچھ بڑے  
 اعظم کیا تھا کہ صد ہار و پیر و زمانہ فقر و محتاجوں کو دیتے تھے غرض کہ تمام ابا و اجداد ان کے ایک سے ایک  
 بڑے کے تھے جناب مصنف متفوق کو حضرت قبلہ فاضلین و کتبائیں میں دینی احل ثلوت و حقیقت رہنمای  
 منازل حقیقت و معرفت قطب رشاد و افتخار عباد و زما و عالم علوم مقبول و مقبول واقف غور و مفہوم  
 فروع و اصول حضرت سید آل سول صاحب رحمۃ اللہ علیہ قادری مرہروی و سادہ آرمی سجادہ  
 برکات سے بیعت و خلافت حاصل تھے آپ نے خانہ انکلیف تھے اب آپ کو خدایا کہ عالم باعمل فاضل  
 اجل فخر علی زمان افتخار فضلا دورن مولوی احمد رضا خان صاحب کہ یہ بھی خلیفہ حضرت صاحب  
 مدوح کے ہیں موجود ہیں آپ ہی کی فرمائش سے اس کتاب کو دیگر چند کتب مصنف مولوی صاحب  
 مغفور کا چھاپنا شروع ہوا تھا اس عرصہ میں مولوی صاحب مغفور نے ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ کی ۲۹ تاریخ  
 کو اس دہائی سے ملک جاودانی کی طرف انتقال فرمایا اللہ عز و جل بجزا و رحمت فرمادے و ائید و ائید  
 راجعون ۵ اب یہ کتاب تمام و کمال مطبع صبح صادق سینا پور ملو کہ سید محمد صادق صاحب کبیل  
 میں ۲۹ صفر ۱۲۹۷ھ کو چھپ کر تیار ہوئی ہے ۳۰ ر فی جلد قیمت مقرر کی ہے جناب فیضیاد فطیر  
 محمد اسماعیل صاحب نے صحت فرمائی ہے حضرت سیدنا و مقتدا سید شاہ محمد جعفر صاحب صاحب چشتی مدظلہ  
 مدظلہ العالی مستم و منعم و منیر و کارخانجات و برادر حقیقی مالک مطبع مدظلہ نے اپنے ہاتھ سے یہ چھپوائی ہے  
 جو صاحب خریدنا چاہیں متفرق ۳ اصل و در حصول ڈاکن سیکھا طلب فرمائیں ایکشت سو جلد  
 کے خریدار کو ۲۰ روپے میں ہی مل سکتی ہے ۳۰ جنوری ۱۲۹۷ھ کو مطبع صبح صادق سینا پور واقع محلہ  
 تاسن گنج میں چھپ کر تمام ہوئی انشاء

## اشعار

اس کتاب کا حق تصنیف و تالیف جناب مصنف صاحب مغفور نے مالک مطبع ہذا صاحب محمد صادق صاحب کبیل

صاحب کبیل کو یہ فرمایا ہے کوئی صاحب مطبع یا تاجر اس کے چھاپنے کا حق نہیں

نفر ما دین خلاف قانون قدم نہ بڑا دین جہتہ جہتہ جہتہ

اس مطبع سے منکلیف سید محمد جعفر صاحب مدظلہ العالی

# صحت نامہ کتابتہ کتابتہ کتابتہ

صفحہ	کلمہ	غلط	صحیح	صفحہ	کلمہ	غلط	صحیح
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰



صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط
۱۳	ام	۱۳	ام	۱۳	ام	۱۳	ام
۱۵	ہونی	۱۵	ہونی	۱۵	ہونی	۱۵	ہونی
۱۶	توجہ	۱۶	توجہ	۱۶	توجہ	۱۶	توجہ
۲۱	فہم کا	۲۱	فہم کا	۲۱	فہم کا	۲۱	فہم کا
۲۲	س	۲۲	س	۲۲	س	۲۲	س
۳	غالی	۳	غالی	۳	غالی	۳	غالی
۴	فاسفہ	۴	فاسفہ	۴	فاسفہ	۴	فاسفہ
۱۵	دوانون	۱۵	دوانون	۱۵	دوانون	۱۵	دوانون
۱۹	شمر	۱۹	شمر	۱۹	شمر	۱۹	شمر
۲۰	فضولیات	۲۰	فضولیات	۲۰	فضولیات	۲۰	فضولیات
۲۱	رین	۲۱	رین	۲۱	رین	۲۱	رین
۲	توجہ	۲	توجہ	۲	توجہ	۲	توجہ
۱	اوراد کی	۱	اوراد کی	۱	اوراد کی	۱	اوراد کی
۲	مارنے	۲	مارنے	۲	مارنے	۲	مارنے
۸	یے	۸	یے	۸	یے	۸	یے
۱۸	بالطبع	۱۸	بالطبع	۱۸	بالطبع	۱۸	بالطبع
۲	ہلے	۲	ہلے	۲	ہلے	۲	ہلے
۱	الطریقہ	۱	الطریقہ	۱	الطریقہ	۱	الطریقہ
۳	بیار	۳	بیار	۳	بیار	۳	بیار
۹	دسنے	۹	دسنے	۹	دسنے	۹	دسنے
۱۶	بکرم	۱۶	بکرم	۱۶	بکرم	۱۶	بکرم
۲۳	قریب	۲۳	قریب	۲۳	قریب	۲۳	قریب
۳	تصرف	۳	تصرف	۳	تصرف	۳	تصرف
۵	راجہتی	۵	راجہتی	۵	راجہتی	۵	راجہتی
۷	مول	۷	مول	۷	مول	۷	مول
۷	یوجہ	۷	یوجہ	۷	یوجہ	۷	یوجہ
۷	نہجہ	۷	نہجہ	۷	نہجہ	۷	نہجہ
۱۰	احمر	۱۰	احمر	۱۰	احمر	۱۰	احمر
۱۳	مستط	۱۳	مستط	۱۳	مستط	۱۳	مستط
۱۷	موانن	۱۷	موانن	۱۷	موانن	۱۷	موانن
۶	مض	۶	مض	۶	مض	۶	مض
۱	بیروا	۱	بیروا	۱	بیروا	۱	بیروا
۷	لنہ نیم	۷	لنہ نیم	۷	لنہ نیم	۷	لنہ نیم
۲	بغیر	۲	بغیر	۲	بغیر	۲	بغیر
۲۷	شہید	۲۷	شہید	۲۷	شہید	۲۷	شہید
۶	مقبوضہ	۶	مقبوضہ	۶	مقبوضہ	۶	مقبوضہ
۱۰	مغز	۱۰	مغز	۱۰	مغز	۱۰	مغز
۱۸	نیر خیان	۱۸	نیر خیان	۱۸	نیر خیان	۱۸	نیر خیان
۱۹	نماز کی	۱۹	نماز کی	۱۹	نماز کی	۱۹	نماز کی
۱۲	زعموا	۱۲	زعموا	۱۲	زعموا	۱۲	زعموا
۲۰	تھی	۲۰	تھی	۲۰	تھی	۲۰	تھی
۲	تک	۲	تک	۲	تک	۲	تک
۲۷	شاہ	۲۷	شاہ	۲۷	شاہ	۲۷	شاہ
۷	یشہ	۷	یشہ	۷	یشہ	۷	یشہ
۲۱	سنا	۲۱	سنا	۲۱	سنا	۲۱	سنا
۵	س	۵	س	۵	س	۵	س
۷	ابہ	۷	ابہ	۷	ابہ	۷	ابہ
۱۶	اوسچ	۱۶	اوسچ	۱۶	اوسچ	۱۶	اوسچ
۲۱	افانزون	۲۱	افانزون	۲۱	افانزون	۲۱	افانزون
۱۶	مربع	۱۶	مربع	۱۶	مربع	۱۶	مربع
۲۰	تہنیں	۲۰	تہنیں	۲۰	تہنیں	۲۰	تہنیں
۲۲	احیا	۲۲	احیا	۲۲	احیا	۲۲	احیا
۳	تہنیں	۳	تہنیں	۳	تہنیں	۳	تہنیں
۷	فیض	۷	فیض	۷	فیض	۷	فیض
۱۱	حلال	۱۱	حلال	۱۱	حلال	۱۱	حلال

صفحہ	عناط	صفحہ	عناط	صفحہ	عناط	صفحہ	عناط
۱۴	اولہ	۱۴	اولہ	۱۴	اولہ	۱۴	اولہ
۱۵	بغداد سی	۱۵	بغداد سی	۱۵	بغداد سی	۱۵	بغداد سی
۱۶	اور امام احمد	۱۶	اور امام احمد	۱۶	اور امام احمد	۱۶	اور امام احمد
۱۷	مخاسنی	۱۷	مخاسنی	۱۷	مخاسنی	۱۷	مخاسنی
۱۸	وادود	۱۸	وادود	۱۸	وادود	۱۸	وادود
۱۹	توجہ	۱۹	توجہ	۱۹	توجہ	۱۹	توجہ
۲۰	مناقشہ	۲۰	مناقشہ	۲۰	مناقشہ	۲۰	مناقشہ
۲۱	حسن	۲۱	حسن	۲۱	حسن	۲۱	حسن
۲۲	اغبر	۲۲	اغبر	۲۲	اغبر	۲۲	اغبر
۲۳	نیزہین	۲۳	نیزہین	۲۳	نیزہین	۲۳	نیزہین
۲۴	بوت	۲۴	بوت	۲۴	بوت	۲۴	بوت
۲۵	چرہ	۲۵	چرہ	۲۵	چرہ	۲۵	چرہ
۲۶	حور	۲۶	حور	۲۶	حور	۲۶	حور
۲۷	سخت	۲۷	سخت	۲۷	سخت	۲۷	سخت
۲۸	دورستے	۲۸	دورستے	۲۸	دورستے	۲۸	دورستے
۲۹	وہب	۲۹	وہب	۲۹	وہب	۲۹	وہب
۳۰	بات	۳۰	بات	۳۰	بات	۳۰	بات
۳۱	آباکم	۳۱	آباکم	۳۱	آباکم	۳۱	آباکم
۳۲	لا اقبالوکم	۳۲	لا اقبالوکم	۳۲	لا اقبالوکم	۳۲	لا اقبالوکم
۳۳	ہو دیکھے	۳۳	ہو دیکھے	۳۳	ہو دیکھے	۳۳	ہو دیکھے
۳۴	باب	۳۴	باب	۳۴	باب	۳۴	باب
۳۵	بلکہ ہو	۳۵	بلکہ ہو	۳۵	بلکہ ہو	۳۵	بلکہ ہو
۳۶	میں رائج	۳۶	میں رائج	۳۶	میں رائج	۳۶	میں رائج
۳۷	کتب	۳۷	کتب	۳۷	کتب	۳۷	کتب
۳۸	بالعدایت	۳۸	بالعدایت	۳۸	بالعدایت	۳۸	بالعدایت
۳۹	ہوتی	۳۹	ہوتی	۳۹	ہوتی	۳۹	ہوتی
۴۰	سمجھا	۴۰	سمجھا	۴۰	سمجھا	۴۰	سمجھا
۴۱	کرنے والوں	۴۱	کرنے والوں	۴۱	کرنے والوں	۴۱	کرنے والوں
۴۲	کرنے والوں	۴۲	کرنے والوں	۴۲	کرنے والوں	۴۲	کرنے والوں
۴۳	کرنے والوں	۴۳	کرنے والوں	۴۳	کرنے والوں	۴۳	کرنے والوں
۴۴	کرنے والوں	۴۴	کرنے والوں	۴۴	کرنے والوں	۴۴	کرنے والوں
۴۵	کرنے والوں	۴۵	کرنے والوں	۴۵	کرنے والوں	۴۵	کرنے والوں
۴۶	کرنے والوں	۴۶	کرنے والوں	۴۶	کرنے والوں	۴۶	کرنے والوں
۴۷	کرنے والوں	۴۷	کرنے والوں	۴۷	کرنے والوں	۴۷	کرنے والوں
۴۸	کرنے والوں	۴۸	کرنے والوں	۴۸	کرنے والوں	۴۸	کرنے والوں
۴۹	کرنے والوں	۴۹	کرنے والوں	۴۹	کرنے والوں	۴۹	کرنے والوں
۵۰	کرنے والوں	۵۰	کرنے والوں	۵۰	کرنے والوں	۵۰	کرنے والوں



صفحہ	غلط	کلمہ	تصحیح	صفحہ	غلط	کلمہ	تصحیح
۳۴	۱۲	یہی	ہے	۳۴	۱۲	یہی	ہے
۳۵	۱۰	نیکی	نیکی کنی	۳۵	۱۰	نیکی	نیکی کنی
۳۶	۱۴	غیبت	عیب	۳۶	۱۴	غیبت	عیب
۳۷	۱	مہر	مہر کے	۳۷	۱	مہر	مہر کے
۳۸	۲	تصور	مصور	۳۸	۲	تصور	مصور
۳۹	۹	جیسے	جسے	۳۹	۹	جیسے	جسے
۴۰	۷	کرنے	کرتے	۴۰	۷	کرنے	کرتے
۴۱	۱۰	مفعول پر	مفعول پر	۴۱	۱۰	مفعول پر	مفعول پر
۴۲	۱۳	جان	جہان	۴۲	۱۳	جان	جہان
۴۳	۱۹	تشہ	تشبہ	۴۳	۱۹	تشہ	تشبہ
۴۴	۲۲	اوسے	اوس سے	۴۴	۲۲	اوسے	اوس سے
۴۵	۱۲	اکنے	اسے	۴۵	۱۲	اکنے	اسے
۴۶	۱۵	اطب	اطت	۴۶	۱۵	اطب	اطت
۴۷	۷	رویا	چرچہ	۴۷	۷	رویا	چرچہ
۴۸	۷	اسکے	اوسکے	۴۸	۷	اسکے	اوسکے
۴۹	۷	رؤنا	چرچہ	۴۹	۷	رؤنا	چرچہ
۵۰	۱۶	جبتہ	جبتہ	۵۰	۱۶	جبتہ	جبتہ
۵۱	۷	للمہ	للمہ	۵۱	۷	للمہ	للمہ
۵۲	۱۸	لیکھتے	لیکھتے	۵۲	۱۸	لیکھتے	لیکھتے
۵۳	۱۹	لیکھتے	لیکھتے	۵۳	۱۹	لیکھتے	لیکھتے
۵۴	۲۰	تلمذ و تم	تلمذ و تم	۵۴	۲۰	تلمذ و تم	تلمذ و تم
۵۵	۶	مختم	مختم	۵۵	۶	مختم	مختم
۵۶	۷	انصوات	انصوات	۵۶	۷	انصوات	انصوات
۵۷	۲۱	اوشھائے	اوشھائے	۵۷	۲۱	اوشھائے	اوشھائے
۵۸	۳۹	سفاست	سفاست	۵۸	۳۹	سفاست	سفاست
۵۹	۶	زقوم	زقوم	۵۹	۶	زقوم	زقوم
۶۰	۱۶	حب	حب	۶۰	۱۶	حب	حب
۶۱	۱۸	عاقبتہ	عاقبتہ	۶۱	۱۸	عاقبتہ	عاقبتہ
۶۲	۷	الہ	الہ	۶۲	۷	الہ	الہ
۶۳	۲۳	افزیت	افزیت	۶۳	۲۳	افزیت	افزیت
۶۴	۲۲	فرطا	فرطا	۶۴	۲۲	فرطا	فرطا
۶۵	۱۳	سنوارے	سنوارے	۶۵	۱۳	سنوارے	سنوارے
۶۶	۱۱	سگانی	سگانی	۶۶	۱۱	سگانی	سگانی
۶۷	۶	آبرئی	آبرئی	۶۷	۶	آبرئی	آبرئی
۶۸	۲	فرمان	فرمان	۶۸	۲	فرمان	فرمان
۶۹	۷	کما	کما	۶۹	۷	کما	کما
۷۰	۱	راشی	راشی	۷۰	۱	راشی	راشی
۷۱	۱۸	منظور	منظور	۷۱	۱۸	منظور	منظور
۷۲	۱۴	سے	سے	۷۲	۱۴	سے	سے
۷۳	۹	برجہ	برجہ	۷۳	۹	برجہ	برجہ
۷۴	۷	منعت تر	منعت تر	۷۴	۷	منعت تر	منعت تر
۷۵	۱	بالایاتہ	بالایاتہ	۷۵	۱	بالایاتہ	بالایاتہ
۷۶	۱۲	اراضل	اراضل	۷۶	۱۲	اراضل	اراضل
۷۷	۷	تتابع	تتابع	۷۷	۷	تتابع	تتابع
۷۸	۷	تدفا	تدفا	۷۸	۷	تدفا	تدفا
۷۹	۷	رزق	رزق	۷۹	۷	رزق	رزق
۸۰	۷	قارقبوا	قارقبوا	۸۰	۷	قارقبوا	قارقبوا
۸۱	۷	المعارف	المعارف	۸۱	۷	المعارف	المعارف
۸۲	۷	القیات	القیات	۸۲	۷	القیات	القیات
۸۳	۷	اکرام	اکرام	۸۳	۷	اکرام	اکرام
۸۴	۷	ایاد	ایاد	۸۴	۷	ایاد	ایاد
۸۵	۷	بغیر	بغیر	۸۵	۷	بغیر	بغیر
۸۶	۷	الہائے	الہائے	۸۶	۷	الہائے	الہائے
۸۷	۷	دولا	دولا	۸۷	۷	دولا	دولا
۸۸	۷	جہان	جہان	۸۸	۷	جہان	جہان
۸۹	۷	سواہی	سواہی	۸۹	۷	سواہی	سواہی



۸	۷	غلط	صحیح	۶	۵	غلط	صحیح
۴۳	۲	اورا بنی	یمنی و	۴۵	۷	حاکم بنی	حکمت بنی
"	"	بیدار بنی	چهار سنگا کمان	"	"	علیک	ملیک
"	"	کر و یا	که تو پاک بود جا لگا	"	"	غدا	غدا
"	"	اچنته	اچنته	"	"	فان	فان
"	"	بترین	بترین	"	"	اعما	اعما
۴۴	۳	چو اردون	چو اردون	"	"	دوشمنی	دوشمنی
"	"	چو اردو	چو اردو	"	"	ایعزیه	ایعزیه
"	"	فمیر	فمیر	"	"	برو	برو
"	"	اخنق	اخنق	"	"	زاد	زاد
"	"	خضری	خضری	"	"	برآه	برآه
"	"	بکتے رکتی	بکتے	"	"	رشته نام	رشته نام
"	"	نخوش	نخوش کی	۴۶	۳	رفیق	رفیق
"	"	جب	جب	"	"	رے	رے
"	"	لاشخت	لاشخت	"	"	رود	رود
"	"	شری	شری	"	"	دعویا	دعویا
"	"	علیہ السلام	علیہ السلام	"	"	الله	الله

قلمی تاج طبع بفکر رسا و فہم و کاشف مبارک الہی صاحب مری و شہاد  
کاتب و مصنف و نقاش طبع صبور و شاعر و فہم و شہاد

حضرت فاضل فتویٰ علی	الکرمی غفرلہ شیخ ابو عمار	کریم بہرہ دایت اسلام	نایب جمع اصلاح و سداد
یاد سی خلق نام او گروید	گشت مجموعہ صلاح و فلاح	شد مرا فکر از پے تاج	گفت لائق کیسی فکر ساد
بہر تاج سال جبری او	خوب طبع واد گرو ساد	ز سر فکر و غور و قول و فعل	نیز آواز سال عیسیٰ واد
دیگر سال جبری گو	اسے خدا جملگی برآورد	شمع زہم دایت او	روشنی قبول روزی او
تاج طبع بفکر و فہم و شہاد	احمد علیہ السلام	غافل و غافل و غافل	دار و دار و دار و دار
جب چپ چپ و چپ و چپ	برو کہ چپ و چپ و چپ	کی بینہ جو فکر سال جبری	سیر و سیر و سیر و سیر
کر چپ و چپ و چپ و چپ	کر چپ و چپ و چپ و چپ	سیر و سیر و سیر و سیر	سیر و سیر و سیر و سیر



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مذکرہ طاہرہ و ترجمہ زاہرہ حضرت مصنف علامہ قدس سرہ بالاکرام

منقول از مجید نظم تفسیر کبیر عظیم تصانیف ابن المصنف عالم علوم عالی نقی صاحب اوی احمد صاحب انوار  
امام المحققین خاتم الفقہین عالم السنن حاجی الفتن یقیۃ السلف حقہ تخلف فرید اور وحید زبیر حضرت صاحب  
مولانا مولوی محمد علی خان صاحب ریح روحہ و دیو صریحہ اہل و اعلم اکمل  
واعظم غفرلہ حضور بر نور آقا ستمت و ربان و رحمت سیدی مرشدی و خیر الیومی علیہ السلام حضرت  
سید شاہ ال رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انشاء ماہ تاباں غفرلہ حبیب رب  
براق ہستی یافت پیش والد ماجد خود سید العلماء اند العرفا جناب مولانا مولوی محمد علی خان صاحب  
قدس سرہ الملک الواسع ہر گرفت و باند ک زمانہ و علوم عقلیہ و نقلیہ جامع و بر فضا اعصار و مجاہد  
فائق بر آید در علوم و ذیہ تصانیفی وار و بنایت رائقہ از دو وحد جز و متجاوزا و اور تکیہ مبتدعین معالیہ  
وین بدیے بیضا بود و از فراست صا و قہ بہرہ علیا و رشتہ کج و زیارت حرمین مختارین متناہت  
و تسلخ ذی القعدہ شہدہ بجوار رحمت حیافت قدس سرہ و رقیات بر خیز از ترجمہ جمیلہ  
و تذکرہ جلیلہ شریائین کتاب ستطاب جواسر البیان فی اسرار الارکان کہ یکی از تصانیف  
شرفیہ آن رفیع المکان است باور کردہ ام و اسخا چند تاریخ ولادت و وفات آن عالی مقامات  
نیز آورده و با شد کہ اگر خدا سے خواہد ترجمہ مفصلہ بر نگارم و باللہ التوفیق۔

### استعار

یہ کتاب لاجواب ہدایۃ البرہۃ الی الشرح لعمیہ الاحمدیہ جسکی خوبی مضامین و کمائی سے تعلق رکھتی  
اور اجمالی کیفیت ملاحظہ فرمائیے واضح ہو سکتی ہے کہ کتاب نہیں ایک روحانی کوزہ جو جسمین  
عقائد و حدیث و فقہ و وعظ و تصوف کو دریا و نکو جمع فرمایا اور اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کو جزا و خیر  
کرامت فرمائے رفقاہ طالبین کے لئے اسکی قیمت ستر اور ۱۰۰ جلد کے خرید کو تخفیف  
ایک آنہ کی رکھی گئی ہے جن صاحب کو درکار ہو اس مطبع میں بندہ مشتہر یا بریلی محلہ سوگراں نمبر  
مولوی حسن رضا خان سلمہ الرحمن سے منگالین و سلام۔

المشہور

بندہ فرید حسین مطبع صبح صادق سیتا پور غفرلہ مولی الغفور